ماھنامہ

انوار مدینہ

جلد : ١٧ | شوال المکرم ۱۴۳۰ھ / اکتوبر ۲۰۰۹ء | شمارہ : ۱۰

سیّد محمود میاں
مدیر اعلٰی

سیّد مسعود میاں
نائب مدیر

بدلِ اشتراک

پاکستان فی پرچہ ١٧ روپے......... سالانہ ۲۰۰ روپے
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات..... سالانہ ٧۵ ریال
بھارت، بنگلہ دیش .... سالانہ ۲۰ امریکی ڈالر
برطانیہ، افریقہ .... سالانہ ۲۰ ڈالر
امریکہ .... سالانہ ۲۵ ڈالر

جامعہ مدنیہ جدید کا اِی میل ایڈریس
E-mail: jmj786_56@hotmail.com
fatwa_abdulwahid1@hotmail.com

ترسیلِ زر و رابطہ کے لیے

دفتر ''انوارِ مدینہ'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور
اکاؤنٹ نمبر انوارِ مدینہ 2-MCB (0954) 7914

فون نمبرات

جامعہ مدنیہ جدید : 042 - 35330311
خانقاہ حامدیہ : 042 - 35330310
فون/فیکس : 042 - 37703662
رہائش ''بیت الحمد'' : 042 - 36152120
موبائل : 0333 - 4249301

مولانا سیّد رشید میاں صاحب طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر
دفتر ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے شائع کیا

اس شمارے میں

حرفِ آغاز		۳
درسِ حدیث	حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ	۱۰
ملفوظات شیخ الاسلام ؒ	حضرت مولانا ابوالحسن صاحب بارہ بنکوی ؒ	۱۶
چند ضروری مسائل حج	حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ	۱۸
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب ؒ	۲۱
تربیتِ اَولاد	حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی ؒ	۲۴
قومیت وصوبائیت اَور زبان ورنگ کے...	حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب	۲۷
سالانہ امتحان وفاق المدارس		۳۲
اَلوداعی خطاب	حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب	۳۴
گلدستۂ احادیث	حضرت مولانا نعیم الدین صاحب	۴۴
چار رَوز اُندلس میں	حضرت مولانا ضیاء الحسن صاحب طیّب	۴۷
ترانۂ ختم نبوت	جناب پروفیسر محمد بشیر متین صاحب فطرتؔ	۵۶
دینی مسائل		۵۸
خانقاہِ حامدیہ اَور رمضان المبارک		۶۱
وفیات		۶۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

سیّد محمود میاں

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم اما بعد!

کافی عرصہ سے لندن میں ایم کیو ایم کے پناہ گزیر سربراہ الطاف حسین قادیانیوں کے حق میں آئے دِن بیانات دے رہے ہیں ہماری شُنید کے مطابق اُن کے اِس قسم کے بیانات نے خود اُن کی اپنی پارٹی میں اضطراب پیدا کر دیا ہے اگر وہ اپنے اِس مؤقف پر قائم رہتے ہیں تو یہ اُن کی آخرت کی بربادی کے ساتھ ساتھ اُن کی حادثاتی سیاسی جماعت کی بربادی کا بھی پیش خیمہ ہوگا موجودہ بیان بازی مذہبی بغاوت کے علاوہ اُن کے سیاسی طور پر نابالغ ہونے کی واضح دلیل ہے۔ اَب بھی موقع ہے کہ وہ تائب ہو کر اپنے کو خدائی قہر سے بچالیں۔

ہم اِس پر کچھ لکھنا چاہتے تھے کہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہم العالی کی تحریر بعنوان ''جناب الطاف حسین صاحب کے نام کھلا خط'' نظر سے گزری، بچی تلی اَور مدلّل تحریر کو پڑھ کر جی چاہا کہ اِس کو اِداریہ کی زینت بنا کر نظر قارئین کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کی اِس سعی مشکور کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر ہدایت کا ذریعہ بنائے، آمین۔ (محمود میاں غفرلہٗ)

جناب الطاف حسین صاحب کے نام کھلا خط

مکرمی ومحترمی ....روزنامہ ایکسپریس ملتان ۹ر ستمبر ۲۰۰۹ء میں آپ کا اِنٹرویو شائع ہوا جو پوائنٹ بلینگ وِد لقمان میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے آپ نے دیا۔ مبشر لقمان مبینہ طور پر قادیانی لابی کا نفسِ ناطقہ لگتا ہے۔ وہ آئے روز ایکسپریس چینل میں قادیانی جماعت کی حمایت میں قومی رہنماؤں سے کچھ نہ کچھ کہلوانے کی تگ ودَو میں لگا رہتا ہے۔

پھر یہ سوال ابھی اپنی جگہ قائم ہے کہ ''ستمبر ۱۹۷۴ء کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ اِس کی خوشی میں اگلے روز ۸ر ستمبر کو پوری قوم سوسالہ قضیہ کے حل ہونے پر خوشیاں منارہی تھی، عین اُسی دن ۸ر ستمبر ۲۰۰۹ء کو آپ کا انٹرویو قادیانیوں کی حمایت میں لیا گیا جو اگلے روز ۹ر ستمبر کو شائع ہوا۔ جناب بھٹو صاحب کے عہدِ اقتدار میں اُمتِ مسلمہ کو جو خوشی نصیب ہوئی، ٹھیک پینتیس سال بعد قادیانیوں نے بھٹو صاحب کی پارٹی کے اتحادی قائد سے بیان دِلوا کر اُمتِ مسلمہ سے بزعمِ خود اِنتقام لے لیا۔ ممکن ہے اِس تاریخ کو اِنٹرویو اِتفاقی واقعہ قرار دے دیا جائے لیکن جو لوگ قادیانی سانپوں کی زہرناکیوں سے باخبر ہیں اُن کا اِس واقعہ کو اِتفاقی قرار دینا مشکل اور بہت مشکل ہے۔

جناب الطاف حسین صاحب! آپ کے قادیانی حمایت میں بیان کے علیحدہ علیحدہ نمبرات لگا کر آپ سے چند گزارشات عرض کرنا ہیں۔ خدا کرے کہ مزاج گرامی پر ناگوار نہ گزریں لیکن سودائی مرض بڑھ جائے تو میٹھی چیز بھی کڑوی لگتی ہے۔ آپ نے اپنی کوثر و تسنیم سے دُھلی زبان سے فرمایا :

> ا۔ ''ایم کیو ایم واحد تنظیم ہے جس کے قائد نے قادیانیوں کے اُمیر مرزا طاہر بیگ کے اِنتقال پر تعزیتی بیان دیا۔''

چشم بدور، یہ کارنامہ آپ ہی انجام دے سکتے ہیں۔ یہ عزت آپ کے حصہ میں لکھی جانی تھی۔ وہ قادیانی جس کے نفس ناطقہ ظفر اللہ خان قادیانی نے قائداعظم کے موجود ہونے کے باوجود جنازہ نہ پڑھا۔ وہ اپنے کفر میں اِتنا پکا اُور آپ کے روّیہ میں یہ تفاوت کہ قائداعظم کے نام کی مالا جپنے کے باوجود جو قادیانی گروہ کے چیف کے آنجہانی پوتے کی فوتگی کے درد سے آپ کا دِل بے قرار ہو جاتا ہے اور تعزیتی بیان جب تک نہیں دے دیتے اُس وقت تک وہ دِل کا روگ دُرست نہیں ہوتا..........

محترمی!............آپ کیوں بھول گئے کہ قائد اعظم کی کابینہ میں شامل ہونے کے باوجود ظفر اللہ خان نے اُن کا جنازہ نہ پڑھا تو اَخباری نمائندہ کے جواب میں ظفر اللہ نے کہا کہ ''کافر حکومت کا مسلمان وزیر یا مسلم حکومت کا کافر وزیر مجھے سمجھ لیں۔'' ظاہر ہے ظفر اللہ خان خود کو کافر نہیں کہہ رہا تھا بلکہ پوری حکومت کو کافر کہنا مقصود تھا۔ برہمن (ظفر اللہ) کی اِس زناری اَور مسلم (آپ) کی خواری سے اللہ مسلمانوں کو محفوظ فرمائیں۔

۲۔ آپ نے فرمایا...... ''مجھ پر کئی اَخبارات نے اِداریے لکھے کہ میں نے کفر کیا ہے آج پھر میں وہ کفر دوبارہ کرنے جارہا ہوں جس کا دِل چاہے فتوی دے۔''

محترم! راقم مسکین اِس سے تو بے خبر ہے کہ آپ پر کس اَخبار نے اِداریہ لکھا اَور کس نے فتویٰ دیا۔ اگر قادیانیوں کے نزدیک اپنا نرخ بڑھوانا ہے تو جو چاہے فرمائیں، بہرحال آپ کے دادا مولانا مفتی محمد رمضان مفتیٔ آگرہ موجود نہیں اگر وہ زندہ ہوتے تو اُن سے بایں الفاظ فتویٰ طلب کیا جاتا کہ کیا فرماتے ہیں مفتی آگرہ اپنے ہونہار پوتے کے متعلق جو بقائمی ہوش وحواس رُوبرو ہزاروں گواہان کہتا ہے کہ ''میں وہ کفر دوبارہ کرنے جارہا ہوں'' آیا یہ قول رضا بالکفر ہے یا نہیں۔ اَور اگر رضا بالکفر ہے تو رضا بالکفر سے آدمی کافر ہوجاتا ہے یا نہیں۔ ظاہر ہے فقہاء نے رضا بالکفر کو کفر کہا ہے۔ آپ کے دادا بھی یہی فتویٰ دیتے۔ نہ جانے اُن کے خلاف آپ کا کیا ردِّعمل ہوتا۔

محترم! بہت ہی منت سے درخواست ہے کہ آدمی ہزار غصے میں ہو یا جذباتی ہوجائے یا سینے کا درد اَور منکرینِ ختمِ نبوت کی حمایت کا مروڑ کتنا ہی بے قرار کردے کبھی بھی بھول کر بھی ایک اَدنی مسلمان کو بھی یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں کفر کرنے جارہا ہوں۔ یہ حلمِ خداوندی کو چیلنج کرنے والی بات ہے۔ اسلام ایسی نعمت کے کفران والی بات ہے۔ کاش آنجناب اِس پر توجہ فرمائیں۔

۳۔ آپ نے فرمایا ''جو قادیانی پاکستان میں رہتے ہیں اُن کو اپنے عقیدے اَور مسلک کے مطابق زندگی گزارنے کی مکمل آزادی ہونی چاہیے''

قائد محترم!

(۱) مرزا قادیانی کا کہنا تھا کہ میں نبی اور رسول ہوں۔

(۲) سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(۳) مرزا قادیانی نے کہا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اِس وحی میں مجھے (مرزا کو) محمد کہا گیا اَور رسول بھی.........

(۴) مرزا کے بیٹے نے کہا کہ مرزا قادیانی خود محمد رسول اللہ ہے جو قادیان میں دوبارہ بھیجا گیا۔

(۵) تمام قادیانی مرزا کی بیوی کو اُم المومنین اَور اُس کے خاندان کو اہل بیتِ اَطہار اور اُس کی زوجہ کو سیدۃ النساء کہتے ہیں۔

(۶) مرزا کے مرید نے مرزا کی موجودگی میں کہا اَور مرزا سے دَاد و تحسین وصول کی کہ

محمد پھر اُتر آئے ہیں اَور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(۷) قادیانی عقیدہ ہے کہ مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ حرمین شریفین کی طرح قادیان بھی اَرض حرم ہے۔

(۸) قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا کے دیکھنے والے قادیانی صحابہ کرام ہیں۔

(۹) ایک قادیانی نے خود روایت کیا کہ میرے سامنے مرزا کے خاندان کے ایک فرد نے کہا کہ ابوبکر اَور عمر کیا تھے، وہ تو مرزا غلام احمد کی جوتی کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔

(۱۰) مرزا کا اِلہام کہ میری بیوی کو خدا نے خدیجہ (الکبریٰ) کہا ہے۔

(۱۱) قادیانی عقیدہ ہے کہ تمام اُمتِ محمدیہ جو مرزا کو نہیں مانتی یہ سب کافر ہیں۔

(۱۲) مرزا کا کہنا تھا کہ میرے مخالف جنگلوں کے خنزیر اَور اُن کی عورتیں کُتیا ہیں۔

(۱۳) مرزا کا کہنا تھا کہ جو میرا مخالف ہے وہ جہنمی ہے۔

(۱۴) مرزا کا وجود خود رسول اللہ کا وجود ہے۔

محترمی! قادیانی عقائد کے چودہ طبق سے ایک ایک نکتہ پیش کیا ہے اَور عمداً کتابوں کے حوالے پیش نہیں کیے کہ اُن تمام حوالہ جاتِ مرزائیت کو ہائی کورٹ کے ججز نے اپنے فیصلوں میں نقل کیا ہے۔ ہائی کورٹ کے فیصلوں سے تو اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن یہ کہ کسی جج نے اپنے فیصلہ میں حوالہ غلط کوٹ کیا ہو اُس کی مثال

نہیں پیش کی جاسکتی، ویسے اگر کوئی قادیانی کسی بھی فورم پر چاہے اِن حوالوں کو چیلنج کرے ہم ہزار بار اُن کے چیلنج کو قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ایکسپریس چینل اَور لقمان گفتگو اِس کا اہتمام کرے تو ہم اِس کے لیے بھی تیار ہیں۔

اَب جناب الطاف حسین صاحب میری آپ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ قادیانی گروہ مرزا کو محمد رسول اللہ کہے، مرزا کی بیوی کو خدیجہ کہے، مرزا کے ماننے والوں کو صحابی کہے، مرزا کے منکرین کو جن میں آپ اَور فقیر بھی شامل ہیں ہم تمام مسلمانوں کو کافر کہے تو اِن عقائد کی انہیں اسلامی مملکت میں عام اجازت ہونی چاہیے.........؟ اَور پھر ظلم یہ کہ قادیانی اِن کفریہ عبارات ونظریات کو اِسلام کے نام پر پیش کرتے ہیں کیا اِس کی اُن کو اجازت ہونی چاہیے ....؟ کیا ایک آپ کا مخالف آپ کی پارٹی کے نام کو استعمال کرسکتا ہے.......؟ متحدہ میں ایک شخص شامل نہیں مگر کیا وہ آپ کا ٹریڈ مارک استعمال کرسکتا ہے.......؟ آپ کے علاوہ کوئی شخص ظل وبروز کی آڑ میں آپ کے نام ومقام کا مدعی سچا ہوسکتا ہے.......؟

فرضی طور پر ایک شخص اپنے آپ کو الطاف حسین کہہ کر آپ کی پارٹی آپ کی جائداد آپ کی اَولاد پر وہی حقوق حاصل کرسکتا ہے جو آپ کو حاصل ہیں......؟ اگر نہیں اَور ہرگز نہیں تو پھر قادیانیوں کو کیوں اجازت دی جاسکتی ہے کہ وہ اِسلام کے نام پر اپنے کفر اور جعل سازی کو جاری رکھیں۔

محترمی! میں آپ کی بات نہیں کرتا آپ اِسے بداخلاقی پر محمول کریں گے کیا ایک شخص جعلی طور پر کسی کو کہے کہ میں تمہارا باپ ہوں تو کیا اُس کو اِس کی اجازت ہونا چاہیے.........؟ اے کاش کم اَز کم محبوبِ رب العالمین ﷺ کی عزت کو اپنے باپ کی عزت کے برابر ہی قرار دیا ہوتا۔ افسوس آپ سے تو یہ بھی نہ ہوا۔

۴ : آپ نے فرمایا ''اگر پاکستان میں ایک ہندو کو اپنے عقیدہ کے مطابق عبادت کا حق ہے تو قادیانیوں کو بھی وہ حق ملنا چاہیے۔''

محترمی....! یہاں آپ چوکڑی بھول رہے ہیں۔ قادیانیوں کی حمایت میں حقائق کا اِنکار آپ کے وقار میں ہرگز اضافہ نہیں کرے گا۔ ہندو آئین پاکستان کو مانتا ہے وہ جو کچھ کرتا ہے اپنے عقیدہ کو ہندو اِزم کے نام سے متعارف کراتا ہے۔ آئین پاکستان کہتا ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں، قادیانی خود کو مسلمان کہہ کر آئین پاکستان سے بغاوت کرتے ہیں۔ آئین کو ماننے والا اَور آئین سے بغاوت کرنے والا کیا دونوں برابر ہیں.......؟

پھر ایک ہندو کہتا ہے کہ میں کرشن یا رام کو ماننے والا ہندو ہوں اَور حضور علیہ السلام کو ماننے والے مسلمان ہیں، ایک سکھ کہتا ہے کہ میں بابا گرونانک کا پیرو سکھ ہوں اَور محمد عربی علیہ السلام کے پیروکار مسلمان ہیں۔ ایک قادیانی کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے مسلمان ہیں اَور اُمت ِمحمدیہ جو مرزا کو نہیں مانتی وہ کافر ہیں، کیا یہ دونوں برابر ہیں......؟ قادیانیوں کو مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ زنی کر کے مسلمانوں کے تشخص کو برباد کرنے کی وہی اجازت دے سکتا ہے جس کے نزدیک روشنی اَور تاریکی دونوں برابر ہوں جس کے نزدیک کفر اَور اِسلام دونوں برابر ہوں اُسے سوائے اِس کے اَور کیا کہا جا سکتا ہے کہ

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

تو سنا تھا لیکن آپ تو ''پاسباں مل گئے کعبہ سے صنم خانے کو'' کی روایت قائم کرنے چلے ہیں۔ رُک جائیے کہ یہ سراسر خسارے کا سودا ہے۔

۵ : آپ نے فرمایا کہ ''میں نے قادیانیت کا لٹریچر پڑھا ہے اُن کا بھی وہی کلمہ ہے جو ہمارا ہے۔''

محترمی یہی سوال جو آپ نے اُٹھایا ہے یہی مرزا قادیانی کے بیٹے اَور آپ کے جگری دوست مرزا طاہر کے چچا قادیانی سے کیا گیا تھا کہ تم نے اپنا نبی علیحدہ بنایا ہے تو کلمہ بھی علیحدہ بنالو تو مرزا کے بیٹے نے کہا کہ ہمیں علیحدہ کلمہ کے ضرورت نہیں اِس کلمہ سے ہماری ضرورت پوری ہو جاتی ہے کیونکہ محمد رسول اللہ کے مفہوم میں مرزا کے آنے کے بعد ایک اَور نبی کی زیادتی ہوگئی۔ مرزا قادیانی بھی محمد ہے اور رسول بھی، تو محمد رسول اللہ کے کلمے میں مرزا بھی شامل ہے۔

یہ کلمۃ الفصل میں حوالہ ہے۔ مرزا بشیر احمد مرزا کے بیٹے اَور اُن کے نام نہاد صحابی کی کتاب ہے۔ آپ کا کہنا کہ اُن کا کلمہ وہی جو ہمارا ہے اگر آپ کے نزدیک محمد رسول اللہ کے مفہوم میں مرزا قادیانی شریک ہے آپ کو یہ کہنے کا حق ہے۔ لیکن کوئی مسلمان جس طرح توحید میں شرک کا قائل نہیں رسالت یعنی محمد رسول اللہ کے مفہوم میں بھی شرک کا قائل نہیں۔ پھر آپ کا یہ کہنا کہ قادیانیوں کا اَور ہمارا کلمہ ایک ہے کیونکر صحیح ہو سکتا ہے......؟

۶ ۔ آپ کا فرمانا کہ ''عبدالسلام قادیانی کو نوبل پرائز ملا۔''

وہی عبدالسلام جس نے ایٹمی راز امریکہ کو دے کر پاکستان کا ناطقہ بند کرنے کی سعی نامشکور کی۔ اِس کی وکالت آپ کریں تو اِس پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ''سنا ہے کہ باغبان نے چمن بیچ ڈالا'' نوبل یہودی تھا، یہودی اِنعام سے یہودی، قادیانی خوشی کے بعد آپ کی خوشی۔ ایک نئی تثلیث کا وجود ماننا پڑے گا۔

۷ : آپ نے فرمایا کہ ''ہماری حکومت آگئی تو قادیانیوں کی عبادت گاہ بنواؤں گا۔''

اِس نکتہ کا مفہوم لکھا ہے آپ نے تو اُن کی عبادت گاہ کو مسجد کہا جو آئینِ پاکستان کے خلاف ہے لیکن آپ اِس سے ماوراء ہیں۔

محترمی ! یہ آپ کی بھول ہے کہ آپ قادیانیوں کو مسلمانوں میں شامل کر سکیں گے۔ قادیانی ایسی بوسیدہ اور شکستہ کشتی ہے کہ اِسے بچانے والا بھی ڈوبے گا۔ خدا گنجے کو ناخن نہ دے گا۔ ہے شوق تو جی بسم اللہ ....آپ اُن کی حمایت میں کھڑے رہیں اُمت آپ کو مایوس نہیں کرے گی جہاں چاہیں آواز دیں خدامِ ختم نبوت کو آپ حاضر پائیں گے۔

قبلہ یہ کیا ہوا کہ دُوسرے دن صفائی دینی شروع کردی کہ میرا دادا مفتی تھا میں ختم نبوت کا قائل ہوں میں مسلمان ہوں۔ آپ کے اِس بیان سے تو خوشی ہوئی کہ آپ کو احساس ہو گیا لیکن ڈنڈی نہ ماریے یہ سیاست نہیں ایمان کا مسئلہ ہے، اگر اِس بیان میں مخلص ہیں تو منکرینِ ختمِ نبوت قادیانیوں کی حمایت، حضور ﷺ کے دشمنوں سے یاری سے دست بردار ہوں۔ آپ بھی لندن میں قادیانیت بھی لندن میں۔ دو قائدین کی درونِ خانہ راز داری و مجبوری اِسے اپنی ذات تک رکھیے، لاکھوں شیدایانِ اسلام و خدامِ ختمِ نبوت متحدہ کے ووٹروں کا اپنے مفادات کے لیے سودا کرنا ایک قائد کے شایانِ شان نہیں۔

تلخ نوائی کی معافی۔ جان کی امان پاؤں تو عرض کروں۔ پر اِسے محمول فرمالیجئے چودہ سو سال قبل سیّدنا حسان رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے مخالفین سے کہا تھا : ''میری جان عزت سب کچھ حضور ﷺ کے نام پر قربان۔'' اِسی کو دوہرا کر ختم کرتا ہوں۔ ۔

شاید کہ اُتر جائے ترے دِل میں میری بات

مولانا اللہ وسایا

مولای صلِ وسلم دائما ابدا — درس حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

نبی علیہ السلام کی اِرشاد فرمودہ دواؤں کی معجونِ مرکب ہونی چاہیے
مریض کی عمر کی رعایت میں حکمت۔ ''سنا'' میں شفاء ہے
شُبْرُمْ بہت گرم ہے۔ اِسہال کا بہتر طریقہ

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 60 سائیڈ A 1986 - 07 - 11)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقه سیدنا ومولانا محمد وآله واصحابه اجمعین امابعد !

یہ ذکر ہو رہا تھا کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے کچھ دوائیں بتلائی ہیں اُن میں ایک تو شہد ہے ایک کلونجی ہے ایک قُسطِ بحری ہے یہ جڑی بوٹیوں میں سے ہے۔ اَور ایک خون کا نکلواتے رہنا ہے۔ اَور اِس کے علاوہ بھی باتیں بتلائی ہیں مثلاً ذَاتُ الْجَنْبِ یعنی نمونیہ اِس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے پسند فرمائی ہے ایک دواء، اُس کے بارے میں ایسے الفاظ تو نہیں ہیں کہ یہ شفاء ہے بلکہ منجملہ دواؤں کے اُس کو پسند فرمایا گیا ہے اُس کی تعریف فرمائی گئی ایک شہد اَور ایک وَرَس۔ یہ وَرَس جو ہے اِس کو ''کُسُمْ'' کہتے ہیں اِس سے رنگا بھی جاتا ہے کپڑا۔

زعفران اَور کُسُمْ ایک چیز ہیں :

اَور اِس کے بارے میں یہ بھی لکھا ہے کہ زعفران اَور یہ ایک ہی چیز ہیں، آب و ہوا کے فرق سے یہ

وَرَس بن جاتی ہے اَور جہاں کہیں اِس کے راس آجائے آب و ہوا وہیں یہ بوٹی زعفران بن جاتی ہے اِن دو چیزوں کو استعمال فرمانا نمونیہ میں مفید ہے، اَور دواؤں کے ساتھ شامل کرلیا جائے اَور دوائیں استعمال کی جائیں اُن کے ساتھ کچھ جز یہ بھی ہو جائے وَرَس ہے اَور یہ روغنِ زیتون یہ اِرشاد فرمایا پسند ہے۔ وہاں قاعدہ یہ تھا کہ وہ جُلاّب لیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسماء بنتِ عُمیسؓ سے پوچھا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اَور ہجرت :

حضرت اسماء بنتِ عُمیس رضی اللہ عنہا بہت سمجھ دار تھیں بہت ذہین اَور بہت تیز مزاج تھا یہ حبشہ ہجرت کر کے گئیں اَور ایسے ہوا کہ یہ تھیں کشتی میں جس میں ابوموسٰی اَشعری رضی اللہ عنہ، اَشعری حضرات تھے وہ آنا چاہتے تھے اِدھر مگر ہوا کا رُخ ہوا دُوسری طرف مغربی جانب تو اِن کی کشتی اِدھر مشرقی ساحل پر سعودی عرب جہاں ہے وہاں لگنے کے بجائے مغربی ساحل پر لگی جا کے تو حبشہ پہنچ گئے یہ پھر وہاں سے سفر کیا تو یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو یہ حضرتِ اسماء رضی اللہ عنہا گھر میں اَندر بیٹھی تھیں رسول اللہ ﷺ کے یہاں ملنے آئی تھیں کہ اِتنے میں حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ آئے اُنہوں نے پوچھا کہ کون ہے گھر میں۔ بتایا اسماء ہیں اُنہوں نے کہا اَلْحَبْشِیَّةُ ھٰذِہٖ اَلْبُحْرِیَّةُ ھٰذِہٖ یہ وہی ہیں جو حبشی ہیں اَور سمندر کا سفر کیے ہوئے ہیں تو اُنہوں نے کہا کہ ہاں۔ اَب حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے اِن کو چھیڑ دیا اَور یہ کہا کہ سَبَقْنَاکُمْ بِالْھِجْرَةِ ہم نے تم سے پہل کی ہجرت میں۔

ہجرت بہت مشکل کام ہے :

ہجرت خاصا مشکل کام ہے سب رشتہ داروں کو دوستوں کو گھر بار کو در و دیوار کو سب کو دیکھ کر آدمی رُخصت ہو کہ میں جارہا ہوں بس اَب اِدھر آنا ہی نہیں، بہت مشکل کام ہے اَور ایسی جگہ جہاں کوئی سرو سامان بھی نہیں نظر آتا ہو کہ کوئی خوشحالی ہوگی کوئی سہولت میسر ہوگی سوائے اِس کے کہ عبادت کی آزادی مل جائے گی اِسی لیے ہجرت فرض کی گئی تھی۔

ہجرت نہ کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم :

اَور جنہوں نے ہجرت نہیں کی اُن کے بارے میں وعید آئی ہے قرآنِ پاک میں اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ

الْمَلٰئِکَةُ ظَالِمِیْ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ قَالُوْا کُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ ہم تو کمزور تھے زمین میں یہ جواب دیں گے وہ قَالُوْا اَلَمْ تَکُنْ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَةً فَتُھَاجِرُوْا فِیْھَا ملائکہ جب اُن کی قبض کرنے آتے ہیں رُوح ایسے لوگوں کی تو اُن سے یہ پوچھتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین میں کشادگی نہیں تھی واسع نہیں تھی وہاں ہجرت کر کے کیوں نہیں گئے؟ فَاُولٰئِکَ مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَسَآءَ تْ مَصِیْرًا بہت سخت الفاظ ہیں کہ اِن کا ٹھکانہ جہنم ہے اَور بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ ہاں واقعۃً جو ضعیف ہیں مرد ہوں یا عورتیں اُن کے لیے رُخصت دے دی کہ وہ مجبور ہیں آ ہی نہیں سکتے لیکن جو ہجرت کر سکتے تھے اَور ذرا کوتاہی کی بس اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

مہاجرین کا ثواب دَوگنا :

اَب جب ہجرت فرض ہوگئی تو اہل ہجرت کو ثواب بھی ڈبل ملتا تھا مکہ مکرمہ سے جو لوگ گئے تھے اُن کو دوہرا ثواب ملتا تھا مدینہ منورہ میں، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں اِس طرح کے آدمی کو اَور خود رسول اللہ ﷺ کو، ایک تو اپنی نماز کا یہاں مدینہ شریف میں مسجدِ نبوی ﷺ کا ثواب اَور ایک مسجدِ حرام کا جیسے کہ وہ وہیں ہیں کیونکہ وہاں سے نکالنا جو ہوا ہے وہ تو بلاحق کے ہوا ہے اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ کوئی حق نہیں تھا کہ اُنہیں گھر سے نکالیں اپنے وطن سے بے وطن کریں اُنہیں نکال دیں جان مال کی حفاظت کے بجائے اُن کو غیر محفوظ بنادیں، نہ اُن کی جان محفوظ ہو نہ مال محفوظ ہو نہ جائیداد محفوظ ہو جائیدادیں سَلب کرلیں سب کچھ سلب کرلیا اَور ختم بلکہ اِنعام مقرر کر دیا کہ جو اِن کو کسی بھی حالت میں لے آئے یہاں، اُس کو یہ اِنعام ہوگا یہ تو اعلانِ جنگ ہوگیا ایک طرح سے وہاں جا نہیں سکتے اُن سے بات کا کوئی ذریعہ نہیں رہا نامہ و پیام نہیں رہا کچھ نہیں رہا تو پھر مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ تم جہاد کر سکتے ہو وہ کفار اَب حفاظت اپنی خود کریں اِس لیے بدر کے موقع پر جہاد ہوا ہے اَور جب لڑائی چھڑ جائے تو (اپنی) حفاظت کرنا خود اُن کفار کا اپنا ذمّہ ہے ہمارے ذمّہ نہیں ہے کہ ہم حفاظت کریں اُن کے سامان کی۔

حضرت عمرؓ پر حضرت اسماءؓ کا غصہ اَور دربارِ عالی میں پیشی :

تو اَب حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ نے اِن کو چھیڑ دیا تھا کہ سَبَقْنَاکُمْ بِالْھِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مِنْکُمْ ہم زیادہ قریب ہیں حق رکھتے ہیں زیادہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرب کا

تمہاری بہ نسبت ۔ یہ کہنے لگیں کہ یہ کیا بات کری تم نے ، یہ تو ہم لوگ تھے بہت دُور زمین میں اَلْبُعَدَآءِ وَالْبُغَضَآءِ ایسے لوگ جن سے محبت نہیں بلکہ مبغوض غیر مانوس ہم اُنہیں رکھتے ہیں بُعَدَا سرزمین ہے بہت دُور فاصلہ بہت اُس زمین میں تھے اَور تم تھے رسول اللہ ﷺ کے قریب یُطْعِمُ جَائِعَکُمْ وَ یَعِظُ جَاھِلَکُمْ کسی کو آتا نہیں تو وہ مسئلہ بتا سکتے تھے ہمیں مسئلہ نہیں آتا تھا ہم بے چین رہتے تھے اَور تمہیں کسی کو بھوک لگتی ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ انتظام کردیتے ہیں ہمارے لیے کیا انتظام تھا ایسا وہاں؟ یہ باتیں اِنہوں نے کہیں اَور کہنے لگیں نہ میں کھاؤں گی نہ میں پیوں گی جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ کرلوں کہ کیا ایسے ہے واقعی کہ ہمیں جو ہجرت میں دقّت ہوئی دیر ہوئی تو ہم پیچھے رہ گئے ثواب میں بھی باوجود اِس مشکل کے، قسم کھالی نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی جب تک یہ پوچھ نہ لوں اَور لَا اَزِیْغُ بالکل کوئی کج بیانی نہیں کروں گی جو کہا ہے جو بات ہوئی ہے وہی دوہراؤں گی بڑی خفا ہوئیں۔

دربارِ نبوی سے تسلی بخش جواب پر جشن :

تو رسول اللہ ﷺ جب تشریف لائے تو پھر انہوں نے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لَیْسَ بِاَحَقَّ بِیْ مِنْکُمْ [1] او کماقال علیہ السلام حضرت عمر نے جو کہا ہے کہ وہ تم سے زیادہ اِس اعتبار سے میرے قریب اَور میرے نزدیک حق والے ہوگئے یہ تم سے زیادہ (اَور پڑھ کر) نہیں لَیْسَ بِاَحَقَّ بِیْ مِنْکُمْ او کماقال علیہ السلام تو اَب یہ بات اِتنی خوشی کی ہوگئی اِن کو حاصل کہ ایک سند مل گئی جنابِ رسول اللہ ﷺ کے قرب کی، تو اِتنی خوش یہ بھی اَور جتنے اِن کے ہجرت کے ساتھی تھے سب کے سب گروہ دَرگروہ آتے تھے اَور سنتے تھے (اور کہتے) دوبارہ سناؤ ساری بات سناؤ، یہ تو اُن کے لیے بہت ہی خوشی کی چیز بن گئی۔

یہ حضرتِ اسماء بنتِ عُمیس رضی اللہ عنہا ہی وہ ہیں جن سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ان کے شوہر حضرت جعفرؓ کی شہادت کے بعد) شادی کرلی تھی اَور اِنہی سے پیدا ہوئے ہیں محمد ابن اِبی بکر اَور انہی سے حضرتِ علی رضی اللہ عنہ نے شادی کرلی تھی بعد میں، تو محمد ابن ابی بکر حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کے سوتیلے بیٹے بھی ہوئے، بہرحال بہت ذہین بہت تیز ذہن پایا تھا۔

---

[1] بخاری شریف ج ۲ ص ۶۰۷ کتاب المغازی

اِسہال کا طریقہ.....سنا کو پسند اَور شُبرم کو ناپسند فرمایا :

یہ بتلاتی ہیں کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اِن سے پوچھا کہ تم اگر ضرورت پڑتی ہے مسہل لینے کی تو کس چیز سے مسہل لیتی ہو بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ کہنے لگیں کہ بِالشُّبْرُمِ یہ گھاس ہے مگر بہت تیز جیسے کوئی کہہ دے کہ جمال گوٹا ہمارے یہاں جیسے استعمال ہوتا ہے وہ ذرا سا بھی کھالیا جائے تو بس ایک مصیبت آجاتی ہے سنبھالنا مشکل ہوجاتا ہے مریض کو اَور سُمُومِ قاتلہ میں سے ہے کہ ختم ہی کردے مریض کو ایسے زہروں میں شمار کیا ہے اگرچہ تریاق اُس کے ہیں۔

جمال گوٹا اَور سبق آموز واقعہ :

مجھے ایک بہت نیک آدمی ہیں وہ قصہ اپنا سناتے تھے کہ میرے پاس ایک آدمی آیا کرتا تھا اَور ہماری تھی دُکان عطّاری کی اَور وہ دواؤں کا شوقین تھا وہ روز آجاتا تھا کہ میری طبیعت خراب ہے کوئی دوا دے دیجیے مطلب اُس کا ہوتا تھا کوئی خمیرا کوئی مزیدار دوا جو ہوتی ہے وہ کھالے۔ بڑا تنگ کیا اُس نے۔ تو ایک دن کہتے ہیں کہ میں نے اُسے جمال گوٹا ملا کے دے دیا۔ اَب جمال گوٹے کے بعد جو اُسے اسہال آنے شروع ہوئے ہیں تو وہ تو باہر نہیں آنے پاتا تھا کہ پھر ضرورت ہوجاتی تھی آخر کار وہ گرگیا زمین پر۔ اَب وہ کہتے ہیں کہ میں بہت پریشان ہوا کہ میں نے اِسے یہ دے تو دیا ہے یہ بچے گا کیسے اَور بات بھی کھلے گی لوگوں میں۔ اُنہوں نے پھر خدا کی طرف سے یا کوئی سنی ہوئی ہوگی بات بہرحال ذہن میں یہ آئی کہ اِسے یہ جو ''بیل گری'' ہوتی ہے اِس کا مُربّہ دُوں بس وہ کہتے ہیں وہ میں نے اُسے کھلایا اَور فوراً ٹھیک ہوگیا۔

تو گویا معلوم ہوا اُن کے علم میں ایک چیز آئی کہ یہ اِس کا تریاق ہے اَور بھی کچھ چیزیں ایسی ہوں گی ضرور جو حکیموں کو معلوم ہوں گی باقی یہ بھی ایک چیز ایسی ہے کہ جو فوری طور پر فائدہ دیتی ہے تو وہ بچ گیا اَور یہ بھی بچ گئے اِنہوں نے بھی شکر کیا تو یہ (شبرم) تیز دوا تھی یہ استعمال میں لاتے تھے جب مسہل کی ضرورت پڑتی تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا یہ سن کر کہ حَارٌّ جَارٌّ ایک تو گرم ہے یہ اَور ایک یہ کھینچ لیتی ہے یعنی جسم سے اُن اجزاء کو بھی لے جاتی ہے ساتھ کہ جو اجزاء جدا نہ ہونے چاہئیں اَور خاص طور پر اُن اجزاء کے خارج ہونے سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔

مریض کی عمر کا لحاظ رکھنے کی حکمت :

اطباء جو علاج کرتے تھے فالج کا اور دُوسری چیزوں کا مُنْضِجْ [۱] مسہل وغیرہ دیتے تھے تو اُس میں عمر کا لحاظ رکھتے تھے کہ اِس عمر میں بَدَلِ مَا یَتَحَلَّلُ پیدا ہوسکتا ہے یعنی جو چیز تحلیل ہوئی ہے اُس کا بدل ہوجائے پیدا اَور کس عمر میں یہ حالت ہوتی ہے کہ جو اجزاء تحلیل ہوجائیں اُن کا بدل نہیں ہوتا پیدا تو تمام چیزوں کی رعایت رکھتے ہوئے مسہلوں سے علاج کرتے تھے۔(تو رسول اللہ ﷺ نے شبرم کو) ناپسند فرمایا اَور یہ فرمایا کہ نہیں ایسے نہ کرو۔تو پھر کہتی ہیں کہ مجھے ضرورت پڑی مسہل ہی کی تو میں نے مسہل لیا ''سنا'' سے اَور ''سنا'' کا ذکر کیا رسول اللہ ﷺ سے تو آپ نے بہت پسند فرمایا اور یہ فرمایا لَوْاَنَّ شَیْئًا کَانَ فِیْہِ شِفَآءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَکَانَ فِی السَّنَا [۲] اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔اور سنا مکی کا یہاں نام سنتے ہیں استعمال میں آتا ہے یہ نام۔

بہرحال کچھ دوائیں ہیں ایسی جن کا ذکر معتبر کتابوں میں موجود ہے اَور رسول اللہ ﷺ نے اُن کو پسند فرمایا ہے۔کوئی آدمی اگر اِن ساری چیزوں کا مرکب تیار کرلے جو حدیث میں آئی ہیں کوئی معجون سا ایسا بنالے تو میرا خیال ہے یہ بہت مفید چیز بن سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جناب رسول اللہ ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرنے کی توفیق دے اَور آخرت میں ساتھ عطا فرمائے۔

---

[۱] وہ دوا جو مواد کو پکا کر جسم سے قابلِ اخراج کرے۔ [۲] مشکوۃ شریف ص ۳۸۸

ملفوظات شیخ الاسلام

حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

﴿ مرتب : حضرت مولانا ابوالحسن صاحب بارہ بنکوی رحمۃ اللہ علیہ ﴾

☆ اہلِ محشر کی تین جماعتیں سابقین، اصحاب یمین، اصحاب شمال قرار دی گئیں۔ سابقین سب سے اعلیٰ اَور اصحابِ یمین متوسط اَور اصحابِ شمال سب سے ادنیٰ۔ اوّل و دوم ناجی ہیں اَور سوم غیر ناجی پھر اَوّلین و آخرین میں سے فریقِ اعلیٰ و اَوسط کی تعداد بہت زیادہ بلکہ تقریبًا برابر ہوگی بخلاف اصحابِ یمین کے کہ اُن میں اوّلین کی بہت زیادہ اَور آخرین کی کم ہوگی۔ ظاہر اَور اقرب یہی ہے کہ یہ تفصیل اُمتِ محمدیہ کی ہے اگرچہ مفسرین کی ایک جماعت اِس کی قائل ہے کہ یہ تفصیل تمام عالمِ انسانی کی ہے بصورت اِرادہ اُمتِ محمدیہ تنقیص اُمتِ محمدیہ کا خیال یا تو اِس طرح دفع ہوسکتا ہے کہ متاخرین کو مشرف فرما کر سابقین کا درجہ زیادہ عطا کردیا گیا ہے جیسا کہ اِرشاد کیا گیا ہے کہ متاخرین اگر "عُشْرَ مَا اُمِرُوْا بِهٖ" (یعنی کل احکامِ خداوندی کے دسویں حصّہ) کی بھی تعمیل کرتے رہیں گے تو ناجی ہوجائیں گے اَور متقدمین کو یہ شرف نہ حاصل ہوگا کیونکہ اُن کو ماحول کی سعادت سے نوازا گیا تھا اَور اِسی وجہ سے ان کو "عشر ما امروا به" کے ترک پر مواخذ ہونا پڑا اَور یا یہ کہا جائے کہ زمانہائے آخرہ میں غلبۂ شرک کی وجہ سے اصحابِ یمین کم پیدا ہوئے۔

☆ چونکہ اِنسان قوتِ علمیہ اَور کمالاتِ عملیہ کا حاصلِ ضرب ہے اَور زوجیت مساوات کی مقتضی ہے (عقلاً عرفاً) اِس لیے عورت کی مساوات بالرجل چار سے ہی ہوسکتی ہے کیونکہ حدیث بتلاتی ہے کہ عورت کی قوتِ علمیہ نصف رجل ہے جس پر نصابِ شہادت دلالت کرتا ہے : قولہ تعالیٰ: **فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ** یہ نص ہے اَور قوتِ عملیہ بھی نصف ہے جس پر لفظ **شَطْرُ دِيْنِهَا** (الحدیث) دلالت کرتا ہے دین عمل ہی سے ہوتا ہے لہٰذا عورت نصف قوتِ عملیہ اَور نصف قوتِ علمیہ کی حاصل ہوئی ۱/۲x۱/۲ ضرب دیں تو حاصلِ ضرب ۱/۴ نکلتا ہے اِس لیے چار عورتیں ایک مرد کے مساوی اپنی فطری قوت سے ہوسکیں گی۔

☆ حج بدل میں اُس شخص کے لیے جو کہ اپنا فریضہ اَدا نہیں کر چکا ہے خلاف ہے امام شافعیؒ اَور اُن کے موافقین ناجائز بتاتے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ مکروہ فرماتے ہیں تحریمًا اُس کے لیے جو کہ پہلے سے مالکِ زاد وراحلہ تھا اَور تنزیہًا اُس کے لیے جو کہ پہلے سے غیر مستطیع تھا مگر ہر دو حالت میں فریضہ آمر اَدا ہو جائے گا البتہ مامور فقیر جب میقات پر حدودِ حرم میں پہنچ گیا تو اُس پر بھی حج فرض ہو جائے گا اَب یا تو وہیں ایک سال رہ کر اَگلے سال کا حج کر کے لوٹے ورنہ وطن واپس آ کر حج اِسلام اَدا کرے ورنہ گناہ گار ہوگا۔

☆ آج اِس حال کو ڈھونڈنا اَور حاصل کرنا جس کو اہلِ تقویٰ امام غزالیؒ اَور دُوسرے اَکابر فرماتے ہیں محال ہو گیا ہے۔ اگر صریح حرام سے بچنا ہو جائے تو یہی بسا غنیمت ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ حرامِ صریح سے ضرور بچتے رہیں۔ بیشک نفس نہایت شریر اَور خبیث ہے اِس کی اصلاح حتی الوسع کرنی چاہیے اَور ذکر کی کثرت سے اِس میں بہت کچھ مدد ملتی ہے۔

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادوں کو اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰہَ یُصْلِحُ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (میرا یہ بیٹا سیّد (سردار) ہے اَور اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرا دے گا) اَور دونوں صاحبزادوں امام حسن اَور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں فرمایا : سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّةِ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ،رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا (اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار امام حسن اَور امام حسین رضی اللہ عنہما ہیں) اس کی وجہ سے صاحبزادوں کو ''سیّد'' کہا جانے لگا پھر اِن کی اَولاد کو بھی یہی لقب دیا گیا جیسے قاضی کی اَولاد کو قاضی اَور راجاؤں کی اَولاد کو راجہ کہا جاتا ہے۔

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنابِ رسول اللہ ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں اَور قاعدہ ہے کہ ماں باپ کو چھوٹی اَولاد سے زیادہ محبت ہوتی ہے اِس لیے جنابِ رسول اللہ ﷺ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہت زیادہ محبت تھی جتنی کہ اَور صاحبزادیوں سے نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَھَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاھَا (فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس چیز سے اُس کو تکلیف ہوتی ہے اُس سے مجھ کو تکلیف ہوتی ہے اَور جو چیز اُس کو ستاتی ہے مجھ کو بھی ستاتی ہے)۔ مسلمان ہمیشہ اِسی بنا پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اَولاد سے محبت کرتے رہے اَور احترام کی نظر سے دیکھتے رہے۔

علمی مضامین سلسلہ نمبر۳۴

''الحامد ٹرسٹ''نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تاحال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے۔اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب ویکجا محفوظ ہو جائیں۔(اِدارہ)

چند ضروری مسائلِ حج

﴿ نظر ثانی وعنوانات : مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب مدظلہم ﴾

(۱) '' اَشْھُرِ حَجْ '' شوال ذی قعدہ اور ذی الحجہ کہلاتے ہیں۔

(۲) '' قِرَانْ '' کے معنٰی ہیں ملانا یعنی ایک ہی احرام سے عمرہ اَور حج کرنا،'' تَمَتُّعْ '' کے معنٰی ہیں فائدہ حاصل کرنا اور وہ اِس طرح ہوتا ہے کہ ایک ہی سال کے اشہرِ حج میں ایک ہی سفر سے پہلے تو عمرہ کرے اور بعد میں حج کے قریب حج کا احرام باندھے۔اور اگر بغیر عمرہ کے فقط حج کا احرام باندھا جائے تو اِسے ''اِفْرَادْ'' کہا جاتا ہے(یعنی اکیلا حج کرنا)۔

(۳) جو حاجی شوال سے پہلے مکہ مکرمہ میں پہنچ جائے اور وہیں (مکہ مکرمہ میں یا میقات کے اَندر)عید کا چاند ہو جائے تو وہ حکماً مکی ہوگا[۱] اُسے کچھ مسائل پیش آتے ہیں جنھیں آسان کر کے ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

(۴) اگر یہ شخص مکہ مکرمہ میں ہی ٹھہرا رہے تو اُس کے لیے ''تمتع''اور''قِران'' جائز نہ ہوں گے۔

(۵) قیامِ مکہ شریف کے دوران یہ جتنے چاہے عمرے کر سکتا ہے جیسے اہلِ مکہ کر سکتے ہیں۔

---

[۱] یہ مسئلہ اُس زمانہ کا ہے جب لوگوں کو رمضان میں عمرہ کرنے کے بعد حج کرنے تک سعودی عرب میں ٹھہرنے کی اجازت تھی۔اب بھی اگر کوئی شخص رمضان میں عمرہ کرنے کے بعد حج کرنے تک کسی طریقے سے مکہ مکرمہ میں ٹھہر جائے تو اُس کا یہی حکم ہے۔(عبدالواحد غفرلہٗ)

(۶) ایسے شخص کو مکہ سے باہر کسی مقام پر جو میقات سے خارج ہو، کسی ضرورت سے یا تفریحاً جانا جائز ہے (شرح مناسک ملا علی قاریؒ ص۱۹۰) (مثلاً مدینہ طیبہ یا طائف وغیرہ جانا چاہے تو جائز ہے) اور پھر قِران بھی کرسکتا ہے۔ (اِرشاد ص۱۸۶ حاشیہ مناسک ملا علی قاریؒ) اور عدم کراہۃ قِران و عمرہ ص۱۷۲ متن باب القِران میں اور ص۱۸۳ اور ص۱۸۴ حاشیہ مسمی اِرشاد میں ہے۔ ۱؎

(۷) ہاں کسی مکی کا یا ایسے شخص کا جو حکماً مکی ہو چکا ہو اِس نیت سے میقات سے باہر جانا جائز نہیں کہ وہاں جا کر احرام باندھیں گے اور قِران کریں گے (ص۱۸۷) اِسی طرح تمتع کی نیت سے جانا بھی دُرست نہیں (ص۱۸۵)۔ ۲؎

(۸) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ تمتع میں ایک ہی سفر سے مراد یہ ہے کہ وہ (اشہر حج میں عمرہ کرنے کے بعد کسی اور علاقہ میں جائے تو جائے لیکن) گھر لوٹ کر واپس نہ جائے، اور صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ سفر ایک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ مکہ شریف کے علاوہ کسی دُوسرے مقام پر (مثلاً طائف یا مدینہ شریف) پندرہ دن سے زیادہ نہ ٹھہرے۔

۱؎ فی منسك الکرمانی عن ابن سماعة عن محمد اِذا دخلت اشهر الحج وهو بمكة او دخل المیقات ثم خرج الی الکوفة لم یصح قرانه عند ابی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ وهو الصحیح لکن قال فی الفتح بعد ما ذکر ما مرو وقد یقال انه لا یتعلق به خطاب المنع مطلقا بل ما دام بمكة. فاذا خرج الی الآفاق التحق باهله لما عرف ان کل من وصل الی مکان صار ملحقا به کالآفاق اذا قصد بستان بنی عامر حتی جاز له دخول مكة بلا احرام وغیر ذالك. واصل هذه الکلیة الاجماع علی ان الآفاقی اذا قدم بعمرة فی اشهر الحج کان احرامه بالحج من الحرم ان لم یقم بمكة الا یوما واحدا .... ثم رایت فی شرح الجامع الصغیر لمولانا القاضی فخرالدین قاضیخان وغیره ما یؤیده حیث قال فیه ولو خرج المکی الی لکوفة لحاجة ثم عاد فقرن واحرم من المیقات بحجة وعمرة کان قارنا لان القارن من یحج من الاحرامین من المیقات وقد وجد (ارشاد الساری ص ۱۸۶)

۲؎ ویمکن الجمع بین الروایتین بانه ان خرج الی الکوفة مثلا فی الاشهر قاصدا للقران لایجوز قرانه لخروجه للاحرام علی وجه غیر مشروع (ارشاد الساری ص ۱۸۷)

اَب حسبِ ذیل مسائل سمجھئے :

اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ پہنچا اور اُس نے اشہر حج میں عمرہ کیا (چاہے ایک عمرہ کیا ہو یا چند عمرے کیے ہوں) اور پھر وہاں سے کسی ایسے مقام پر گیا جو میقات سے باہر تھا جیسے طائف وغیرہ پھر گھر واپس جانے سے پہلے پہلے حج کرلیا تو اُسے تمتع کا اَجر ملے گا۔ لیکن اِس شکل میں صاحبینؒ یہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ طائف وغیرہ میں پندرہ دن سے کم ٹھہرا ہے تب تو واپسی پر چاہے وہ فقط حج کا احرام باندھ کر حج کرے، وہ امام اعظمؒ کے اِرشاد کی طرح ''مُتمتع'' ہوگا۔ اور اگر پندرہ دن سے زیادہ وہاں ٹھہرا رہے تو (تمتع کی نیت سے کیا ہوا عمرہ قابل شمار نہ رہے گا اور) اَب اگر مکہ شریف آتے وقت وہ (نئے سرے سے) عمرہ کا احرام باندھ کر آئے گا تو اُس کا یہ تمتع ہوگا ورنہ فقط ''اِفْرَاد'' ہوگا۔

ایک شکل یہ ہے کہ ایک شخص نے اشہر حج سے پہلے مکہ مکرمہ میں قیام کیا (اور مکی کے حکم میں ہوگیا۔ وہ) پھر اشہر حج میں مثلاً طائف چلا گیا اور وہاں سے (مکہ مکرمہ کی طرف) واپسی پر میقات سے گزرتے ہوئے صرف عمرہ کا احرام باندھا (اور عمرہ کیا) پھر مکہ مکرمہ میں حج کا احرام باندھا۔ تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چونکہ وہ مکی ہو چکا تھا اِس لیے متمتع نہ ہوگا جبکہ صاحبینؒ کے نزدیک وہ متمتع ہوگا اَور اِس صورت میں اُسے دمِ شکر تمتع دینا چاہیے اِسی میں احتیاط ہے۔ (ص ۱۸۸)۔ [1]

اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ سے اشہر حج شروع ہونے سے پہلے مثلاً طائف چلا گیا اور پھر اشہر حج میں عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آیا تو وہ بالاتفاق متمتع ہے۔

حامد میاں غفرلہٗ

۲۸ رشوال ۱۳۸۳ھ چہارشنبہ

۱۱ رمارچ ۱۹۶۴ء

✡ ✡ ✡

---

[1] ومن كان آفا قيا غير طائفى فان خرج من مكة قبل اشهر الحج ثم عاد فيها واحرم بعمرة وحج من عامه فهو متمتع على قولهما ويلزمه دم التمتع (ارشاد السارى ص ۱۸۸)

اُمت ِمسلمہ کی مائیںؓ قسط : ۸

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

﴿ حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحبؒ بلند شہری ﴾

شعر اَور طب :

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مریضوں کے معالجات میں اَور اشعارِ عرب یاد رکھنے میں بھی خاص ملکہ رکھتی تھیں اُن کے بھانجے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب کوئی حادثہ پیش آجاتا تھا تو اُس کے متعلق ضرور شعر پڑھ دیتی تھیں۔ یہ بھی حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا اِرشاد ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر قرآن کا عالم اور فرائض ِاِسلام اور حلال وحرام کا جاننے والا اور عرب کے واقعات اور اہل عرب کے نسب سے واقفیت رکھنے والا نہیں دیکھا۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اماں جان! مجھے آپ کے فقیہ ہونے پر تعجب نہیں ہے کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی بیوی ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور نہ مجھے آپ کی شعر دانی اور واقعاتِ عرب کی واقفیت پر تعجب ہے کیونکہ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں، اُن کی صحبت سے یہ چیزیں حاصل ہوگئیں لیکن مجھے تعجب ہے کہ آپ کو طب سے کیونکر واقفیت ہوئی؟ اِس کے جواب میں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ عروہ بیٹا! طب میں نے اِس طرح سیکھی کہ آنحضرت ﷺ آخری عمر میں بیمار ہوجایا کرتے تھے اور لوگ دُور دُور سے آیا کرتے تھے وہ آپ کو علاج کے طریقے اور دوائیں بتاتے تھے اور میں اُن کے ذریعے آپ ﷺ کا علاج کرتی تھی۔ (صفة الصفوة)

سخاوت :

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بڑی سخی تھیں اور اُن کی بہن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بھی سخاوت میں بڑا مرتبہ رکھتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے (جو حضرت اسماء کے بیٹے تھے) کہ میں نے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی عورت سخی نہیں دیکھی لیکن دونوں کی سخاوت میں ایک فرق تھا اور وہ یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھوڑا تھوڑا جمع کرتی رہتی تھیں یہاں تک کہ جب خاصی مقدار میں جمع ہو جاتا تو (ضرورت مندوں) میں تقسیم فرمادیتی تھیں اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا یہ حال تھا کہ وہ کل کے لیے کچھ رکھتی ہی نہ تھیں۔ (اَدب المفرد)

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنا چشم دید واقعہ بیان فرماتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک روز ستر ہزار کی مالیت (ضرورت مندوں پر) تقسیم فرمادی اَور اپنا یہ حال تھا کہ تقسیم کرتے وقت اپنے کرتہ میں پیوند لگا رہی تھیں۔ (صفة الصفوة)

حضرت معاویہ رضی للہ عنہ نے ایک طبق میں سچے موتی بھر کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ہدیۃً بھیجے جن کی قیمت ایک لاکھ لگی۔ اُنہوں نے ہدیہ قبول کر کے اپنے علاوہ آنحضرت ﷺ کی تمام بیویوں میں تقسیم فرمادیا۔

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا روزہ تھا اَور اُسی روز اُن کے پاس اُن کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے دو بورے بھر کر ہدیہ بھیجا جو ایک لاکھ اَسی ہزار کی مالیت تھی۔ وہ اُسی وقت تقسیم کرنے بیٹھ گئیں اَور تھوڑی دیر میں تمام کردیا۔ جب شام ہوئی تو ایک درہم (چونی بھر چاندی) بھی پاس نہ تھا۔ افطار کے وقت اپنے باندی سے فرمایا کہ افطاری لاؤ۔ چنانچہ وہ زیتون کا تیل اور روٹی لے کر آئی۔ وہیں ایک عورت اُم ذرہ موجود تھی (اُس کا بھی روزہ تھا) اُس نے کہا آج جو آپ نے مال تقسیم کیا ہے اُس میں سے آپ اِتنا بھی نہ کرسکیں کہ ایک درہم کا گوشت ہی منگا لیتیں جسے افطاری میں ہم کھالیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اَب کہنے سے کیا ہوتا ہے اُس وقت تم یاد دلاتیں تو میں اِس کا خیال کر لیتی۔ (صفة الصفوة)

ایک روز کا واقعہ ہے جسے وہ خود بیان فرماتی تھیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی جس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں۔ اُس نے سوال کیا، اُس وقت میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا میں نے وہی دے دی۔ اُس نے اُس کھجور کو لے کر دو ٹکڑے کر کے دونوں بچیوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا اور خود نہ کھایا۔ اِس کے بعد وہ چلی گئی اور اُس کے بعد ہی سیّد عالم ﷺ زنان خانے میں تشریف لے آئے۔ میں نے آپ کے سامنے واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اِن لڑکیوں کی پرورش میں ذرا بہت بھی مبتلا کیا گیا اور اُس نے

اُن سے اچھا برتاؤ کیا تو یہ لڑکیاں اُس کے لیے دوزخ کی آڑ بن جائیں گی۔ (مشکوۃ شریف)

ایک مرتبہ سیّدِ عالم ﷺ کے زنان خانے میں ایک بکری ذبح کی گئی۔ آنحضرت ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر کے بعد تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ بکری کا کیا ہوا؟ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ (سب صدقہ کردی گئی) صرف اُس کا ہاتھ باقی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا واقعہ یہ ہے کہ اُس کے ہاتھ کے علاوہ سب باقی ہے۔ مطلب یہ تھا کہ جو اللہ کی راہ میں دے دیا گیا باقی وہی ہے اور جو اَبھی ہمارے پاس ہے اُس کو باقی کہنا دُرست نہیں۔ کما قال اللہ عزوجل مَاعِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَاللّٰہِ بَاقٍ۔

خوفِ خدا اور فکرِ آخرت :

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عابدہ زاہدہ ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرنے والی اور آخرت کی بہت فکر رکھنے والی تھیں۔ ایک مرتبہ دوزخ یاد آگئی تو رونا شروع کردیا۔ آنحضرت ﷺ نے رونے کا سبب پوچھا تو عرض کیا کہ مجھے دوزخ کا خیال آگیا اِس لیے رو رہی ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دربارِ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ جب سے آپ نے منکر نکیر کی (ہیبت ناک آواز) کا اور قبر کے بھینچنے کا ذکر فرمایا ہے اُس وقت سے مجھے کسی چیز سے تسلی نہیں ہوتی (اور دِل کی پریشانی دُور نہیں ہوتی)۔ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اے عائشہ! منکر نکیر کی آواز مومن کے کانوں میں ایسی معلوم ہوتی ہے (جیسے آنکھوں میں سرمہ) اور قبر کا مومن کو دبانا ایسا ہوتا ہے جیسے کسی کے سر میں درد ہو اور اُس کی شفقت والی ماں آہستہ آہستہ دبائے اور وہ اُس سے آرام و راحت پائے (پھر فرمایا کہ) اے عائشہ! اللہ کے بارے میں شک کرنے والوں کے لیے خرابی ہے اور وہ قبر میں اِس طرح بھینچے جائیں گے جیسے کہ اَنڈے پر پتھر رکھ کر دبا دیا جائے۔ (شرح الصدور)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک روز میرے پاس ایک یہودی عورت اَندر گھر میں آئی اور اُس نے قبر کے عذاب کا ذکر کیا۔ ذکر کرتے کرتے اُس نے مجھ سے کہا اَعَاذَکِ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (اللہ تعالیٰ تجھے عذاب سے پناہ میں رکھے) جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو میں نے عذابِ قبر کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا عذابِ قبر حق ہے۔ اِس کے بعد میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ ہر نماز کے بعد عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔ (بخاری و مسلم)۔ (باقی صفحہ ۳۳)

قسط : ۹

تربیتِ اَولاد

﴿ اَز افادات : حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ ﴾

زیرِنظر رسالہ ''تربیتِ اولاد'' حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے افادات کا مرتب مجموعہ ہے جس میں عقل و نقل اور تجربہ کی روشنی میں اَولاد کے ہونے ، نہ ہونے ، ہوکر مرجانے اور حالتِ حمل اور پیدائش سے لے کر زمانۂ بلوغ تک رُوحانی وجسمانی تعلیم و تربیت کے اِسلامی طریقے اور شرعی احکام بتلائے گئے ہیں۔ پیدائش کے بعد پیش آنے والے معاملات ، عقیقہ ، ختنہ وغیرہ اُمور تفصیل کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں ، مرد عورت کے لیے ماں باپ بننے سے پہلے اور اُس کے بعد اِس کا مطالعہ اولاد کی صحیح رہنمائی کے لیے انشاء اللہ مفید ہوگا۔ اِس کے مطابق عمل کرنے سے اَولاد نہ صرف دُنیا میں آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی بلکہ ذخیرۂ آخرت بھی ثابت ہوگی اِنشاء اللہ۔ اللہ پاک زائد سے زائد مسلمانوں کو اِس سے استفادہ کی توفیق نصیب فرمائے۔

پیدائش اَور اُس کی متعلقات

حالتِ حمل میں والدین کے لیے ضروری ہدایات :

ایک تجربہ کی بات بتلاتا ہوں کہ اگر بچہ پیدا ہونے سے پہلے والدین اپنی حالت کو دُرست کرلیں تو بچہ نیک ہی پیدا ہوگا۔ بچہ کی پیدائش سے پہلے بھی جو افعال احوال والدین پر گزرتے ہیں اُس کا بھی اَثر بچہ میں آتا ہے۔ چنانچہ ایک بزرگ کا بچہ بڑا شریر تھا کسی نے اُن سے کہا کہ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ تو ایسے بزرگ اور آپ کا بچہ ایسا شریر؟ فرمایا ایک دن میں نے ایک امیر (غیرمحتاط مالدار) کے گھر کا کھانا کھالیا تھا۔ اِس سے نفس میں ہیجان پیدا ہوا ، اُس وقت میں اُس کی ماں کے پاس گیا اور حمل قرار پاگیا تو یہ بچہ اُس مشتبہ غذا کا ثمرہ ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ حمل قرار پانے کے وقت والدین کی جو حالت ہوتی ہے اچھی یا بری اُس کا بھی اَثر بچہ میں آتا ہے۔ (حقوق البیت)

حالتِ حمل میں بھی بچہ پر اُس کے ماں باپ کا اَثر پڑتا ہے :

بعض کتابوں میں ایک حکایت لکھی ہے کہ میاں بیوی نے آپس میں یہ صلاح کی آؤ ہم دونوں سب گناہوں سے توبہ کرلیں اور آئندہ کوئی گناہ نہ کریں تاکہ بچہ نیک پیدا ہو چنانچہ اِس کا اہتمام کیا گیا۔ اِسی حالت میں حمل قرار پایا اور بچہ پیدا ہوا تو وہ بہت صالح اور نیک پیدا ہوا۔

ایک روز اُس بچہ نے کسی دُکان سے ایک بیر چرایا (اور کھالیا) مرد نے بیوی سے کہا کہ سچ بتلا یہ اَثر کہاں سے آیا۔ اُس نے بیان کیا کہ پڑوسی کے گھر میں جو بیری کا درخت کھڑا ہے اُس کی ایک شاخ ہمارے گھر میں ہے اُس میں ایک بیر لگا تھا میں نے وہ توڑ کر کھالیا۔ مرد نے کہا بس اُس کا اَثر آج ظاہر ہوا۔ پس اَولاد نیک ہونے کے لیے پہلا درجہ تو یہ ہے کہ والدین خود نیک بنیں۔ (حقوق البیت)

پہلا لڑکا باپ کے گھر میں ہونے کو ضروری سمجھنا :

یہ ضروری سمجھا جاتا ہے کہ جہاں تک ہوسکے پہلا بچہ باپ ہی کے گھر میں ہونا چاہیے جس سے بعض وقت بچہ ہونے کے قریب زمانہ میں بھیجنے کی پابندی میں یہ بھی تمیز نہیں رہتی کہ سفر کے قابل ہے یا نہیں جس سے بعض اَوقات کوئی بیماری ہوجاتی ہے حمل کو نقصان ہوجاتا ہے مزاج میں ایسا تغیر اور تکان ہوجاتا ہے کہ اُس کو اور بچہ کو ایک مدت تک بھگتنا پڑتا ہے بلکہ تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ اَکثر بیماریاں بچوں کو زمانہ حمل کی بے احتیاطی سے ہوتی ہیں۔

غرض یہ کہ دو جانوں کا نقصان اِس میں پیش آتا ہے۔ پھر یہ کہ ایک غیر ضروری بات کی اِس قدر پابندی کہ کسی طرح ٹلنے ہی نہ پائے اپنی طرف سے ایک نئی شریعت بنانا ہے خصوصًا جبکہ اُس کے ساتھ یہ بھی عقیدہ ہو کہ اِس کے خلاف کرنے سے کوئی نحوست ہوگی یا ہماری بدنامی ہوگی۔ نحوست کا اعتقاد تو شرک کا شعبہ ہے اور بدنامی کا اَندیشہ تکبر کا شعبہ ہے جس کا حرام ہونا قرآن وحدیث دونوں میں منصوص ہے اَور اکثر خرابیاں اور پریشانیاں اِسی ننگ وناموس کی بدولت گلے کا طوق بن گئی ہیں۔ (اصلاح الرسوم۔ بہشتی زیور)

بچہ پیدا ہوتے وقت ستر اور پردہ پوشی کے ضروری احکام :

دائی جنائی (یعنی بچہ پیدا ہوتے وقت) دائی کے سامنے بدن کھولنے کا حکم یہ ہے کہ ضرورت کے

وقت اُس کے سامنے بدن کھولنا دُرست ہے لیکن جتنی ضرورت ہے اِس سے زیادہ کھولنا دُرست نہیں۔ بچہ پیدا ہونے کے وقت یا کوئی دواء لیتے وقت فقط اُتنا ہی بدن کھولنا چاہیے بالکل ننگی ہو جانا جائز نہیں۔

اِس کی آسان صورت یہ ہے کہ کوئی چادر وغیرہ بندھوادی جائے اور ضرورت کے موافق دائی کے سامنے بدن کھول دیا جائے، رانیں وغیرہ نہ کھلنے پائیں اور دائی کے علاوہ کسی اور کو بدن دیکھنا دُرست نہیں۔ بالکل ننگی کر دینا اور ساری عورتوں کے سامنے بیٹھ کر دیکھنا حرام ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ستر دیکھنے والی اور دِکھلانے والی دونوں پر خدا کی لعنت ہو۔ اِس قسم کے مسئلوں کا بہت خوب خیال رکھنا چاہیے۔

اگر دائی سے پیٹ ملوانا ہو تو ناف سے نیچے بدن کا کھولنا دُرست نہیں۔ دوپٹہ وغیرہ ڈال لینا چاہیے۔ بلاضرورت دائی کو دِکھانا بھی جائز نہیں اور یہ جو دستور ہے کہ پیٹ ملتے وقت دائی دیکھتی ہے اور دُوسرے گھر والی ماں بہن وغیرہ بھی دیکھتی ہیں یہ جائز نہیں۔

کافر عورتیں جیسے بھنگن چمارن وغیرہ کا حکم یہ ہے کہ جتنا پردہ نامحرم مرد سے اُتنا ہی اِن عورتوں سے بھی واجب ہے سوائے منہ اور گٹے تک ہاتھ اور ٹخنے تک پیر کے اور کسی ایک بال کا کھولنا بھی دُرست نہیں۔ سر اور پورا ہاتھ پنڈلی اُن کے سامنے مت کھولو اور اِس سے یہ بھی سمجھ لو کہ اگر دائی جنائی نرس ہندو یا میم ہو تو بچہ پیدا ہونے کا مقام تو اُس کو دکھانا درست ہے اور سر وغیرہ اور اعضاء اُس کے سامنے کھولنا دُرست نہیں۔ (بہشتی زیور)

مسنون طریقہ :

بچہ ہونے کے وقت یہ باتیں مسنون ہیں :

اُس کو نہلا دُھلا کر اُس کے دائیں کان میں اَذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی جائے۔ اور کسی دیندار بزرگ سے تھوڑا چھوارہ چبوا کر اُس کے تالو میں لگا دیا جائے اِس کے سوا باقی رسمیں اور اَذان دینے کی مٹھائی وغیرہ پابندی کے ساتھ یہ سب فضول اور عقل کے خلاف اور مکروہ ہیں۔ (اصلاح الرسوم۔ بہشتی زیور)

تحنِیك :

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا کہ تحنِیک یعنی جب بچہ پیدا ہو تو بچہ کے منہ میں کوئی چیز چبا کر ڈالنے کا حکم کیا ہے؟ فرمایا کوئی دیندار عالم متبع سنت ہو تو مسنون ہے ورنہ بدعتی کا تھوک چٹانے کا کیا فائدہ۔ (باقی صفحہ ۴۳)

قسط : ۲،آخری

قومیت وصوبائیت اَورزبان ورنگ کے تعصّب کی اِصلاح

﴿ حضرت مولانا شاہ حکیم محمداختر صاحب دامت برکاتہم ،کراچی ﴾

خاندان وقبائل کا مقصد تعارف ہے نہ کہ تفاضل وتفاخر :

اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا.

(سورۃ الحجرات ۱۳)

حق سبحانہٗ وتعالیٰ اِرشادفرماتے ہیں اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی ہم نے تم کوایک مرداورایک عورت سے پیدا کیا یعنی بابا آدم علیہ السلام اور مائی حوا علیہا السلام سے وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ اور ہم نے تم کومختلف خاندانوں میں تقسیم کردیالیکن یہ تقسیم تفاخر کے لیےنہیں بلکہ اِس کا مقصد ہے لِتَعَارَفُوْا تاکہ تم کو ایک دُوسرے کا تعارف حاصل ہوسکےلیکن ہم لوگوں نے بجائے تعارف کے تفاضل اورتفاخرشروع کردیا۔

جوپٹیل ہے وہ کہتا ہے ہمارے مقابلہ میں سب گھٹیل ہیں یعنی گھٹیا ہیں کوئی لمبات ہے کوئی گنگات ہے۔اِس آیت سے یہ مسئلہ نکلا کہ اپنے خاندان پر، اپنی برادری پر، اپنے اَلقاب پرفخر کرنا نادانی ہے جو مقصدِ تعارف کے خلاف ہے۔اِس وقت مجھے بس یہ تھوڑی سی نصیحت کرنی ہے کہ لِتَعَارَفُوْا کا خیال رکھیے۔تفاخرو تفاضل جائزنہیں کیونکہ تفریق شعوب قبائل سے اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ آپس میں ایک دُوسرے سے تعارف ہوجائے کہ وہ فلاں خاندان سے ہے وہ فلاں قبیلہ سے ہے۔خاندان وقبائل سببِ عزت وشرف نہیں ہیں۔پھر عزت وشرف کس چیز میں ہے؟ آگے اِرشادفرماتے ہیں اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز وہ ہے جوزیادہ تقوی اختیار کرتا ہے۔جو جتنا زیادہ متقی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُتنا ہی زیادہ معزز ہے۔

جنت میں کوئی صوبہ نہیں :

خانقاہ میں امریکہ،کینیڈا، برطانیہ،فرانس، ری یونین، بنگلہ دیش، برما، ہندوستان وغیرہ کئی ملکوں کے

لوگ جمع تھے جو اپنی اصلاح کے لیے حضرت والا کے خدمت میں آئے ہوئے تھے۔ اِسی طرح پاکستان کے کئی صوبوں کے لوگ بھی تھے۔ اِن کو دیکھ کر حضرت والا نے اِرشاد فرمایا کہ اِسلام کی حقانیت کی ایک بڑی دلیل ہے کہ کالے، گورے، سانولے ہر رنگ کے آدمی جمع ہو گئے اور یہاں رنگ اَور زبان کی کوئی تفریق نہیں کیونکہ جنت میں کوئی ملک اور کوئی صوبہ نہیں ہے، نہ وہاں فرانس ہے، نہ امریکہ، نہ ہندوستان، نہ بنگلہ دیش، نہ پنجاب، نہ سندھ، نہ بلوچستان لٰہذا جن کو جنت میں جانا ہے اُن کے دل میں عصبیت نہیں ہوتی۔ یہی علامت ہوتی ہے کہ یہ جنتی لوگ ہیں اور جنت میں سب کی زبان عربی ہوگی اور جو عربی نہیں پڑھا ہوگا اللہ تعالیٰ اُس کو سکھا دیں گے، ہر جنتی عربی بولے گا۔ وہاں قومیت صوبائیت اور لسانیت نہیں ہوگی کہ پنجابی پنجابی بول رہا ہے، سندھی سندھی بول رہا ہے، گجراتی گجراتی بول رہا ہے وہاں سب عربی بولیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں: وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ. میری محبت اُن لوگوں کے لیے واجب ہو جاتی ہے جو میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں، اُن کی آپس میں محبت کا سبب میں ہوں، نہ رشتہ داری، نہ قرابت داری، نہ بزنس پارٹنری، کسی قسم کا رشتہ نہیں، نہ ملکی، نہ علاقائی، نہ لسانی، کوئی انگریزی بول رہا ہے، کوئی عربی بول رہا ہے، کوئی اُردو مگر میری وجہ سے ایک دُوسرے سے محبت کر رہے ہیں تو اُن کو اپنی محبت عطا کرنا میرے ذمّہ واجب ہو جاتا ہے۔

میں ڈھونڈتا ہوں تجھ کو محبت کہاں ہے تو
اِک قلب شکستہ ترے قابل لیے ہوئے

قیامت کے دن اعلان ہوگا کہ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِیَّ کہاں ہیں وہ لوگ جو دُنیا میں میری وجہ سے آپس میں محبت کرتے تھے، اُن کی زبان ایک نہیں تھی، علاقے ایک نہیں تھے، قومیت ایک نہیں تھی، خاندان ایک نہیں تھا لیکن صرف میری وجہ سے ایک دُوسرے سے محبت کرتے تھے وہ لوگ میرے عرش کے سائے میں آجائیں۔ تو معلوم ہوا کہ اہل جنت کو جنت میں عرش اعظم کی چھت کا جو سایہ ملے گا اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں کو وہ سایہ میدان محشر ہی میں مل جائے گا اور اُن کا کوئی حساب نہیں ہوگا۔

زبان اَور رنگ اللہ تعالیٰ کی دو عظیم الشان نشانیاں ہیں :

اللہ تعالیٰ نے آج ایک علمِ عظیم عطا فرمایا کہ کسی زبان کو دل سے حقیر سمجھنا یا زبان سے ظاہر کرنا اِس

میں خوفِ کفر ہے۔ چنانچہ تھانہ بھون میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کا خط پڑھا جو بنگال سے آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ ہم بہت ہانستا ہے اِس کا علاج بتائے۔ حضرتؒ کی مجلس میں ایک صاحب نے کہا کہ یہ بنگالی معلوم ہوتا ہے۔ حضرتؒ نے فرمایا کہ تمہارے اِس جملے سے حقارت کی بو آرہی ہے کہ تم نے اہلِ بنگال اور اُن کی زبان کو حقیر سمجھا لہٰذا تم جا کر دوبارہ کلمہ پڑھو اور دو رکعت نمازِ توبہ پڑھو۔

لہٰذا زبان کو حقیر سمجھنا اِس لیے حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اے دُنیا والو! تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف میری نشانی ہے اور نشانی سے پہچان ہوتی ہے یعنی تمہاری زبانوں اُور رنگوں کا اختلاف میری معرفت کا ذریعہ ہے۔

میں افریقہ کے ملک ملاوی میں تھا۔ ایک صبح کتے بھونک رہے تھے۔ میں نے دوستوں سے عرض کیا کہ جانوروں کی زبان کو چونکہ اللہ تعالیٰ اپنی معرفت کا ذریعہ نہیں بنایا اِس لیے دُنیا بھر کے جانوروں کی ایک ہی بولی ہے۔ کتا چاہے پاکستانی کا ہو یا افریقہ کا ہو، یا امریکہ اُور برطانیہ کا ہو بھوں بھوں ہی کرے گا اور بلی چاہے کسی ملک کی ہو میاؤں میاؤں ہی کہے گی لیکن اِنسانوں کی زبانیں مختلف ہیں کیونکہ اُن کو اپنی نشانی اور معرفت کا ذریعہ بنانا تھا تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پہچانیں کہ واہ کیا شان ہے آپ کی کہ کتنی زبانیں آپ نے پیدا فرمادیں۔ لہٰذا کسی زبان کو یا کسی رنگ کو مثلاً کالوں کو حقیر سمجھنا اِس میں اَندیشۂ کفر ہے۔ ایک شخص کسی بونے کو دیکھ کر ہنسنے لگا تو اُس نے کہا پیالے پر ہنس رہے ہو یا کمہار پر۔ پیالے پر ہنسنا پیالہ بنانے والے پر ہنسنا ہے، کسی کی بنائی ہوئی چیز کا مزاق اُڑانا گویا کہ بنانے والے کا مزاق اُڑانا ہے۔

اِس آیت کے ذیل میں مجددِ زمانہ حکیم الامت کا مذکورہ بالا عمل ہماری تائید کرتا ہے۔ ہر انسان خواہ کسی رنگ کا ہو اُور کسی زبان کا ہو اُس میں ولی اللہ بننے کی صلاحیت موجود ہے، ایمان لے آئے اور تقوی اختیار کرے ولی اللہ ہو گیا لہٰذا عقلاً بھی کسی کو حقیر سمجھنا جائز نہیں۔ لیکن زبانوں کے بارے میں غیر شعوری طور پر شیطان حقارت ڈال دیتا ہے اِس کا خاص دھیان رکھنا چاہیے کہ کسی کی حقارت دل میں نہ آنے پائے۔ مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

نہ کوئی راہ پا جائے نہ کوئی غیر آجائے
حریمِ دل کا احمد اپنے ہر دم پاسباں رہنا

عصبیت کفر کی نشانی ہے :

اِس کے بعد حضرت والا نے مولانا عبدالمتین صاحب سے فرمایا کہ بنگلہ زبان میں اِس کا ترجمہ کرو بنگلہ دیش سے پندرہ حضرات، حضرت والا کے ساتھ عمرہ اَدا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے لیے آئے ہوئے تھے، ترجمہ کے بعد فرمایا کہ دیکھو! بنگلہ زبان سے سب کو مزہ آیا۔ یہ کس وجہ سے ہوا؟ اِس لیے کہ ایمان دل میں اُتر گیا۔ اگر عصبیت اَور نفسانیت ہوتی تو مزہ نہ آتا، اسی لیے ہمارے دوست آپس میں بہت محبت رکھتے ہیں۔ ہم سب ایک اُمت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ہر زبان کے نبی ہیں۔ بنگلہ دیشی، ہندوستانی، پاکستانی، برطانوی، افریقی، امریکی، حضور ﷺ سب کے نبی ہیں، مختلف زبانیں رکھنے والوں کا نبی ایک ہی ہے اِس لیے ہم سب ایک ہیں۔ جب ہمارا اللہ ایک اور ہمارا رسول ایک ہے تو ہم سب ایک ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو ایک قوم فرمایا ہے: مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ (سورة المائدة) تم میں سے جو مرتد ہو جائیں گے اُن کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ ایک قوم پیدا کرے گا جن سے اللہ محبت کرے گا اور جو اللہ سے محبت کریں گے۔ اللہ نے قوم نازل فرمایا، اقوام نازل نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے عاشقین سب ایک قوم ہیں چاہے وہ عربی ہوں یا عجمی ہوں، گورے ہوں یا کالے ہوں، چاہے وہ عربی بولتے ہوں یا انگریزی بولتے ہوں بنگلہ بولتے ہوں یا اُردو بولتے ہوں چاہے کوئی زبان بولتے ہوں لیکن اللہ سے محبت رکھنے والے سب ایک قوم ہیں ایک اُمت ہیں۔

اِس لیے اختلافِ زبان اور اختلافِ رنگ سے خود کو ایک دُوسرے سے برتر یا کمتر سمجھنا کفر ہے۔ فرض کرلو کہ اللہ کے رسول ﷺ اِس وقت ہمارے درمیان آجائیں تو آپ ﷺ تو عربی میں بولیں گے لیکن ہر زبان میں ایک ترجمان بنائیں گے۔ آپ ﷺ کا ترجمہ ہر زبان میں ہوگا۔ معلوم ہوا کہ ہر زبان ہماری ہے۔ اسی طرح ایک عالم دین کو دُوسروں تک دین پہنچانے کے لیے ہر زبان کا ترجمان چاہیے۔ اس لیے زبانوں سے نفرت مت کرو، زبانوں سے نفرت میں بوئے کفر آتی ہے۔ ہر زبان کو اللہ نے اپنی نشانی فرمایا ہے وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ . (سورة الروم). زبانوں کا اختلاف اور تمہارے رنگوں کا اختلاف اِس میں ہماری نشانیاں ہیں۔ اللہ کی نشانی کو حقیر سمجھنا اُس سے نفرت کرنا کفر ہے۔ زبان سے نفرت کرنا رنگ سے نفرت کرنا کہ یہ کالا ہے وہ گورا ہے یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔

کوئی رنگ ہو کوئی زبان ہو، انگریزی ہو، فارسی ہو، عربی ہو، بنگالی ہو، اُردو ہو، پشتو ہو سب اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ اِس لیے اللہ کی نشانی کو حقیر سمجھنا ذلیل سمجھنا کمتر سمجھنا کفر ہے۔ پس عصبیت اور صوبائیت کہ یہ فلاں ہے وہ فلاں ہے اِس لیے فلاں فلاں سے بہتر ہے یہ کفر کی نشانی ہے اور جنت سے محرومی کی علامت ہے۔ جو لوگ جنت میں جانے والے ہیں وہ عصبیت سے پاک ہوتے ہیں کیونکہ جنت میں رنگوں کا اَور زبانوں کا اختلاف نہیں ہے، جنت میں کوئی صوبہ نہیں ہے، جنت میں سب کی زبان عربی ہوگی، سب عربی بولیں گے۔

اَب کوئی کہے کہ ہم تو عربی نہیں جانتے ہیں کیونکہ ہم عربی پڑھے ہوئے نہیں ہیں تو جواب یہ ہے کہ وہاں اللہ سکھا دے گا، جنت کے نعمتوں کا استعمال کرنے کا طریقہ اللہ اِلہام فرمادے گا۔ جبت کی نعمتیں ایسی ہیں **مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ (صحیح البخاری کتاب بدأ الخلق باب ما جاء فی صفۃ الجنۃ)** کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں، نہ کسی قلب پر اُس کا خیال گزرا لیکن جب اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا تو جنت یاد بھی نہ رہے گی کہ جنت کدھر ہے اور جنت کی حوریں کہاں ہیں، اللہ تعالیٰ کی زیارت میں ایسا مزا آئے گا۔

وہ سامنے ہیں نظامِ حواس برہم ہے
نہ آرزو میں سکت ہے نہ عشق میں دَم ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بَلَدِ امین کی برکت سے اور کعبہ شریف کی برکت سے جنتی ہونا مقدر فرمادیں، جنت میں دخولِ اَوّلیں نصیب فرمادیں۔ دوزخ میں سزا پاکر جانے سے اللہ بچائے، جنت نصیب فرمائے اور جنتی اعمال کی توفیق دے اور اللہ جہنم سے بچائے اور اعمالِ جہنم سے بھی بچائے اور اللہ ہماری نالائقیوں کو، کوتاہیوں کو، خطاؤں کو معاف فرمادے اور اپنی رحمت سے ہمیشہ خوشی دِکھائے اور غم سے بچائے۔ بلا استحقاق اپنے فضل اور رحمتِ محضہ سے ولایت کا اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمادے، ہم لوگوں کو بھی ہمارے بچوں کو بھی ہمارے گھر والوں کو بھی اور جو ہمارے دوست احباب یہاں نہیں ہیں اُن کو بھی نصیب فرمادیجئے اور سارے مسلمانوں کے حق میں میری دُعا قبول فرمالیجئے اور تمام کافروں کو بھی آپ ایمان عطا فرماکر ولی کامل بنادیجیے، مچھلیوں کو پانی میں جانوروں کو جنگل میں اور پرندوں کو فضاؤں میں عافیت عطا فرمائیے، سارے عالم پر رحمت کی بارش برسادیجیے۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

سالانہ امتحان وفاق المدارس العربیہ 1430ھ مطابق 2009ء میں جامعہ مدنیہ جدید کے 333 طلباء نے شرکت کی۔ جامعہ کے نمایاں کارکردگی والے طلباء کے اسماء گرامی درجِ ذیل ہیں۔(ادارہ)

نمبر	نام	ولدیت	ضلع	حاصل کردہ نمبر	تقدیر	کوائف
1	شعیب شیر	شیر خان	منڈی بہاؤالدین	544	ممتاز	اوّل (عالمیہ)
2	تنزیل الرحمٰن	شکور احمد	صوابی	417	جید جدًا	دوم (عالمیہ)
3	ذیشان اکرم	محمد اکرم چشتی	لاہور	412	جید جدًا	سوم (عالمیہ)
4	محمد شفاعت	غلام حسین	باغ	422	جید جدًا	اوّل (موقوف علیہ)
5	عابد علی	نزیر حسین	اَوکاڑہ	421	جید جدًا	دوم (موقوف علیہ)
6	محمد مالک ارشد	محمد اقبال قریشی	بہاولنگر	418	جید جدًا	سوم (موقوف علیہ)
7	محمد حلیم خان	عبدالخالق خان	بنوں	442	جید جدًا	اوّل (عالیہ)
8	عبدالشکور	ملا نور محمد	قلعہ سیف اللہ	402	جید جدًا	دوم (عالیہ)
9	محمد کاشف	احمد دین	قصور	401	جید جدًا	سوم (عالیہ)
10	احسان اللہ	فیض محمد	کوئٹہ	464	جید جدًا	اوّل (ثانویہ خاصہ)
11	حبیب الرحمٰن	محمد زبیر	بہاولپور	437	جید جدًا	دوم (ثانویہ خاصہ)
12	تنویر قادر	عبدالقادر	ملتان	400	جید جدًا	سوم (ثانویہ خاصہ)
13	ہارون اختر	منیر خان	لکی مروت	519	ممتاز	اوّل (ثانویہ عامہ)
14	ناصر خان	شاکراللہ	بنوں	493	ممتاز	دوم (ثانویہ عامہ)
12	ثناءاللہ	محمد آجون	بٹگرام	480	ممتاز	سوم (ثانویہ عامہ)

نمبر	نام	ولدیت	ضلع	حاصل کردہ نمبر	تقدیر	کوائف
13	محمد دانیال	غلام محی الدین	قصور	362	جید	اوّل (متوسطہ)
14	محمد ابوبکر	محمد شریف	لاہور	325	مقبول	دوم (متوسطہ)
15	محمد عبدالواسط	محمد ظہیر الدین	قصور	323	مقبول	سوم (متوسطہ)
16	محمد امین	محمد مراد	تخار	90	ممتاز	اوّل (درجہ حفظ)
17	رشید خان	حاجی نور	کوئٹہ	85	ممتاز	دوم (درجہ حفظ)
18	محمد افضل	اللہ بخش	لیّہ	85	ممتاز	دوم (درجہ حفظ)
19	محمد شہزاد	فقیر محمد	ہری پور	85	ممتاز	دوم (درجہ حفظ)
20	محمد نزاکت	محمد اسلم	ہری پور	75	جید جدًا	سوم (درجہ حفظ)

بقیہ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خالہ جان کی بے پناہ فیاضی دیکھ کر ایک دفعہ (کسی کے سامنے یوں) کہہ دیا کہ یا تو وہ اِتنے خرچ سے خود رُک جائیں ورنہ اُن کا ہاتھ خرچ سے رَوک دُوں گا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پہنچی تو فرمایا اچھا عبداللہ نے ایسا کہا ہے؟ حاضرین نے عرض کیا جی ہاں! فرمایا میں نے نظر مان لی کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے بیٹے سے کبھی نہ بولوں گی۔ اُس کے بعد عرصہ تک بول چال بند رکھی پھر مشکل سے مِسور بن مخرمہ اَور عبدالرحمٰن بن الاسود (رضی اللہ عنہم) کے کہنے سننے کے بعد اُن سے بولنا شروع کیا اور نظر کے کفارہ میں چالیس غلام آزاد کیے اور جب کبھی نظر کے توڑ دینے کا خیال آجاتا تو روتے روتے اپنا دوپٹہ تر کر لیتی تھیں اور نظر کے ٹوٹ جانے پر مواخذہ سے ڈرتی تھیں۔ اور گو نظر کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کرنا کافی ہے لیکن اُن کو خوفِ خدا اِس قدر لگا ہوا تھا کہ بار بار غلام آزاد کرتی تھیں کہ شاید اَب خطا معاف ہو جائے شاید اَب خطا معاف ہو جائے۔ (جاری ہے) ۞ ۞ ۞

قسط : ۲، آخری

اَلوَداعی خطاب

جامعہ مدنیہ جدید میں ۲۰ رشعبان المعظم مطابق ۱۲راگست کو شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب نے دورۂ صرف ونحو کے تقریباً ۶۰۰ طلباء سے الوداعی خطاب فرمایا، اِس کی افادیت کے پیشِ نظر اِسے شائع کیا جارہا ہے، قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

علماء صالحین کی بدعا سے بچو۔ ناآشنا کو تصوف پر رائے زنی کا حق نہیں ہے
طلباء علومِ نبویہ کا تصوف کی طرف متوجہ ہوکر مرتبۂ اِحسان حاصل کرنا نہایت ضروری ہے
فرصت کو غنیمت جانیں اَور ریاضت میں لگ جائیں۔ جائز تنقید برداشت کرنی چاہیے

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے ہیں اور اِنہوں نے بڑے تحمل سے سنے اِلزامات، کوئی جواب نہیں گالی نہیں یہ نہیں کہا اچھا یوں بکواس کرتا ہے میں اِسے ٹھیک کرتا ہوں بے قابو ہوتے اُٹھتے غصہ دکھاتے کچھ نہیں لیکن دِل پر چوٹ لگ گئی اِن الزامات کی وجہ سے کیونکہ اِس سے بڑھ کر سنگین الزامات کیا ہوسکتے ہے بددیانتی کے۔ اللہ کا نیک بندہ سارے نظام بہت اچھے چلارہے دیانت داری کے ساتھ اور وہ مجمع میں الزام لگا رہا ہے سن کر فرمانے لگے کہ اِس نے مجھ پر تین الزامات لگائے ہیں میں اِسے تین بدعائیں دیتا ہوں میں اِس سے زیادہ پڑتا ہی نہیں معاملے میں کہ یہ سچ کہہ رہا ہے یا جھوٹ کہہ رہا ہے میں معاملہ یہاں سے لے کر اللہ کے عدالت میں لے جارہا ہوں چونکہ (ایک طرح سے) ذاتی معاملہ تھا۔ اگر ذاتی نہ ہوتا (بلکہ لوگوں کے حقوق سے (متعلق ہوتا تو) پھر اُسے اللہ کی عدالت میں دینے کا حق نہیں ہے پھر تو وہ کسی اور (بندہ) کا حق ہے۔ [۱]

---

[۱] حقوق اللہ اَور حقوق العباد میں یہ فرق ہے کہ بندہ پر ہونے والی زیادتی خود مظلوم بندہ تو اللہ کے سپرد یا معاف کر سکتا ہے مگر اُس کی طرف سے کوئی دُوسرا بندہ معاف یا اُس کا معاملہ اللہ کے سپرد کر کے آخرت پر نہیں ٹال سکتا بلکہ دُنیا میں فوری کارروائی کر کے اُس کا حق دِلانا ضروری ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی تین بد دُعائیں :

چونکہ اپنی ذات سے متعلق ہے کہنے لگے یہ معاملہ اللہ کے عدالت میں پیش کرتا ہوں اور تین بد عائیں دیتا ہوں تو ظاہر ہے اللہ ہی سے بد عا مانگتا ہے آدمی خود تو کچھ نہیں کر سکتا۔ فرمانے لگے اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ عَبْدُکَ ھٰذَا کَاذِبًا اے اللہ تیرا یہ بندہ جس نے مجھ پر الزام لگایا ہے اگر جھوٹا ہے قَامَ سُمْعَةً وَرِیَاءً دکھلاوے کے لیے کھڑا ہوا ہے شہرت کے لیے کھڑا ہوا ہے اِس لیے کہ اُن کا عہدہ تو گورنری تھا اور مجمع میں گورنر کے خلاف بولنا بیان دینا یہ بعض دفعہ انسان اِس لیے دیتا ہے کہ بس پھر تو واہ واہ ہوجائے گی چرچا ہوجائے گا میرا، کیا کہنے حق اَدا کر دیا بڑا صاحبِ حق ہے اور جناب گورنر کے سامنے مجمع میں اِس نے حق بات کہی اور ڈنکے کی چوٹ پر کہی ہے۔ لہٰذا واہ واہ ہوجائے گی قَامَ سُمْعَةً وَرِیَاءً دکھلاوے کے لیے اور شہرت کے لیے کھڑا ہوا ہے شہرت ہوجائے اپوزیشن لیڈر بن جائے گا کیونکہ وہ گورنر ہے یہ حزبِ مخالف ہے تو اپوزیشن لیڈر ہے اِس لیے کھڑا ہوا ہے کہ نام ہو چرچا ہو واہ واہ ہو اِس کی تو اگر یہ تیرا بندہ جھوٹا ہے اور اِس لیے کھڑا ہوا ہے اِس لیے مجھ پر الزام لگائے ہیں وہ بھی اِس نیت سے کہ میرا چرچا ہو میری واہ واہ ہو میں اپوزیشن لیڈر بنوں قائد حزبِ اختلاف کہلاؤں تو تین بدعائیں دیں فَاَطِلْ عُمْرَہٗ یہ بدعا دے دی اے اللہ اِس کی عمر لمبی کردے۔ دُوسری بدعا دی وَاَطِلْ فَقْرَہٗ اے اللہ فقر بھی دَراز کردے جتنی عمر لمبی اُتنا اِسے فقر ہو وَعَرِّضْہُ بِالْفِتَنِ اور اے اللہ اِس کو فتنوں میں ڈال دے اِسے اپنی ہی پڑ جائے (یہ تیسری بد دُعا دی)۔

اُدھر اور نبی نے دُعا مانگ رکھی ہے اے اللہ سعد جب تجھ سے دُعا مانگے تو اِس کی دُعا قبول کرنا نبی علیہ السلام نے دُعا مانگی لہٰذا اُس کو بدعائیں دیں چوٹ لگی بد دُعائیں دیں۔ اور جو دُشمنی کرے اللہ کے دوست سے اللہ کہتا ہے کہ میرا اُس سے اعلانِ جنگ ہے چنانچہ اُس نے سعد سے لڑائی مول نہیں لی تھی اُس نے اللہ سے لڑائی مول لی، برباد ہوگیا۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے بھی دیکھا ہے جن چند بزرگوں کو ہم نے بڑے بڑوں کو دیکھا ہے اُن سے جنہوں نے ٹکر لی برباد ہوگئے خود اپنے والد صاحب رحمہ اللہ کو میں نے دیکھا ہے جو اُن کی بدخواہی پر اُتر تا تھا اللہ کی طرف سے ایسی مصیبت پڑتی تھی وہ کچھ بھی نہیں کہتے تھے۔

بڑے حضرت رحمہ اللہ کے بدخواہوں کا انجام :

ایک دفعہ ایک بہت بڑا بدخواہ جانی دُشمن ہو جیسے اُس کا گھر میں تذکرہ ہو رہا تھا باتیں ہو رہی تھیں تو

ہمارے گھر کی جو عورتیں بیٹھیں تھیں اُن میں سے کسی نے اُس کو بد عا دی فرمانے لگے بدعا کیوں دیتی ہو وہ بھی برا کہہ رہا ہے اور تم بھی برا کہہ رہی ہو، تم اور وہ برابر ہو گئے پھر تو، چھوڑو اِس کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دو۔ (تو بعد میں) بظاہر بہت بری موت اُس کو آئی نام بتانے کی ضرورت نہیں بہت بری موت باقی بھید اللہ کو پتا ہے بظاہر کی بات کرتا ہوں اِس سے زیادہ تو ہمیں کہنے کا حق ہی نہیں۔

مخلص کی تنقید برداشت اَور بدخواہ کی نظر اَنداز کریں :

ایک دفعہ میں نے کہا کہ مدرسے کا فلاں فلاں آدمی ایسا ہے کام بھی ٹھیک سے نہیں کرتا اور دل سے آپ کا مخالف بھی ہے آپ اِسے ہٹا دیں کوئی اَور رکھ لیں۔ فرمانے لگے نہیں یہ علاج نہیں ہے اِس کو ہٹاؤ گے دُوسرا آجائے گا اِس جیسا اِس لیے کہ جب بھی اجتماعی کام میں انسان پڑے گا تو مخالف موافق دونوں طرح کے ملیں گے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ موافق ہی موافق ہوں۔

سب موافق ہونے کا نقصان :

جہاں موافق ہی موافق دائیں بائیں ہو جائیں وہاں تو آدمی ڈوب جاتا ہے وہ تو پھر خوشامدی ماحول میں گھر گیا حقائق اُس کی آنکھوں سے اَوجھل ہو جاتے ہیں تو رَلا مِلا ماحول جو ہوتا ہے اُس میں اُس کے سامنے حقائق آتے ہیں ورنہ نہیں آتے۔ اِس لیے مخالفت سے نہیں ڈرنا چاہیے۔

تنقید برداشت کرنے کا مادّہ پیدا کریں :

بھائی مخالف کی تنقید برداشت کرنے کا اپنے اَندر مادّہ پیدا کریں بس اِتنی سمجھ ضروری ہے آپ میں کہ یہ تنقید کرنے والا میرا مخلص ہے یا بدخواہ ہے، بدخواہ تنقید کر رہا ہے تو اِدھر سے سن کر اُدھر نکال دو اَور اگر خیر خواہ ہے تو اُس کی قدر کریں اور اُس کی مطابق جو عمل کرنا چاہیے وہ عمل کریں۔ کوئی خلاف کارروائی کرنی پڑتی ہے بدخواہ ہے اور کاروائی کر سکتے ہیں آپ اَور اُس کارروائی کی وجہ سے فتنہ زیادہ نہیں ہوتا تو کارروائی کریں۔ اگر کاروائی کے نتیجہ میں فتنہ اِتنا ہے اور پھر اِتنا ہوگا تو پھر نہ کریں۔ تو موافق اور مخالف سب جگہ ہوتے ہیں۔ تو میں نے کہا حضرت اِس کو ہٹا دیجیے کوئی اَور رکھ لیں اِس کی جگہ۔ کہنے لگے نہیں، ہو ہی نہیں سکتا اِسے ہٹاؤ گے دُوسرا آجائے گا اِس جیسا اَور پھر فرمانے لگے وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَٰطِينَ الْإِنسِ

وَالْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ یہ آیت پڑھی کہ نبیوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہا ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہم نے اِن کے مخالف بنادیے اِنسانوں میں بھی اور جنات میں بھی تو جب نبیوں کے ساتھ ایسے ہوگا تو علماءِ صالحین جو اَنبیاء کے وارِث ہوں گے اُن کا ساتھ بھی یہی ہوگا۔ مخالف موافق دونوں قسم کا ماحول ہوگا۔

تو یہ سمجھنا کہ یہ میرا پیر ہے سارے اِس کے موافق ہو جائیں یا جو اِس کا مخالف ہو گیا وہ جہنم میں چلا گیا یہ جو ایک ماحول بن گیا اِس وقت ہمارے یہاں یا جس جماعت سے میں ہوں جس سے میں عقیدت رکھتا ہوں اس سے وہ نہیں رکھتا تو اُسے اب ہم اِس نظر سے دیکھتے ہیں العیاذ باللہ جیسے جہنمی ہے، یہ حق نہیں ہے ہمیں، ہمیں اپنے اندر کشادگی پیدا کرنی چاہیے لیکن وہ (حضرت سعدؓ کا مخالف) تھا ہی بدخواہ سب کو پتا تھا بدخواہ تھا بے بنیاد الزمات لگا رہا تھا۔

حضرت سعدؓ کی اعلیٰ سیاسی بصیرت :

اَور اُس نے الزام سب کے سامنے لگایا اُسے مارا پیٹا جاتا تو اُسے اَور زیادہ سیاسی فائدہ ہوتا وہ مظلوم بن جاتا بہت سمجھدار تھے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بڑی اعلیٰ سیاسی بصیرت تھی ایسی کوئی کارروائی نہیں کی اُن کے خلاف کیونکہ وہ تو پھر فائدہ اُٹھاتا مظلوم بنتا اور اَب دس آدمی اُن کے ساتھ تھے تو بیس اُن کا ساتھ دے دیتے بس اُنہوں نے کہا اللہ پر چھوڑ دو۔ تین بددعائیں دیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ پھر اُس کی عمر بہت لمبی ہوگئی اور فقر کی اُس پر مار پڑگئی اِتنی عمر لمبی ہوئی کہ یہ جو بھوّیں ہیں یہ گر کر آنکھوں پر آگئیں نیچے لٹک گئیں فَقَدْ سَقَطَ حَاجِبَاہُ .... اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ بوڑھا ہوگیا تھا اور جب بچیاں لڑکیاں پاس سے گزرتی تھیں تو اُنہیں چھیڑتا تھا اُنگلیوں سے، کسی کو چٹکی بھر رہا ہے کسی کو آنکھ مار رہا ہے کسی کو کچھ اَور کسی کو کچھ کر رہا ہے وَعَرَّضَہٗ بِالْفِتَنِ تیسری بددعا یہ ہے اے اللہ اِسے فتنے میں ڈال دے، فتنہ ایسا ہے کہ بڑھاپے میں یہ حرکتیں شروع کیں جوانی میں کوئی کرے تو کرے ایک بات بھی ہے بوڑھا ہوکر لڑکیوں کو چھیڑتا تھا اَور وہ اِسے گالیاں دیتی تھیں لعن طعن کرتیں تھیں گزرتے ہوئے تو ذلیل ہوکر رہ گیا یہ کہنا چاہیے بالکل ذلیل یہ اُس کا حال تھا۔ پھر اُسے لوگ سمجھاتے تھے کہتے تھے یہ تو کیا حرکتیں کرتا ہے کچھ تجھے شرم حیا نہیں ڈاڑھی اَور بالوں ہی کو دیکھ لے اپنی عمر کو دیکھ تو وہ اعتراف کرتا تھا خود کہا کرتا تھا شَیْخٌ کَبِیْرٌ مَفْتُوْنٌ اَصَابَتْنِیْ دَعْوَۃُ سَعْدٍ بڈھا ہوں میں بس مجھے سعد کی بددعا

لے بیٹھی اَصَابَتْنِیْ دَعْوَۃُ سَعْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُمت کو متحد رکھنے کے لیے مضبوط اور طاقتور رکھنے کے لیے جو نصیحتیں فرمائیں وہ یہ ہیں کہ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا اِس وقت علماءِ دیوبند دُوسروں کو چھوڑ دیں آپ بریلویوں کو چھوڑ دیں مودودیوں کو چھوڑ دیں ہم اِس وقت صرف اپنے گریبان میں جھانک لیں تو شاید بہت سارے فائدے حاصل کرلیں، ہم کس قدر ٹولیوں میں تقسیم ہوئے بیٹھے ہیں کس قدر بٹے ہوئے ہیں اِس قدر ایک دُوسرے سے نفرت کرتے ہیں ایک ہی نماز پڑھ رہے ہیں ایک ہی دین ہے ایک ہی اکابر ہیں سب کے لیکن ایک دُوسرے سے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ گن بھی نہیں سکتے کوئی بھی آپ میں سے اِس وقت وہ جماعتیں گنوادے جو دیوبندیوں کی اِس وقت بنی ہوئی ہے گنوا ہی نہیں سکتا کوئی بھی، یہاں پر بھی اَور ہندوستان میں بھی۔

تو بھائی جب یہ حال ہوگا تو کامیابی نہیں حاصل کر سکتے جب تک اِس غلاظت اور گندگی سے ہم نہیں نکلیں گے جو آپس کا تحاسد ہے آپس کا تباغض ہے جلن اور حسد ہے اِس سے نکلنا پڑے گا، کسی کو آگے بڑھتا دیکھتے ہیں ترقی کرتا دیکھتے ہیں تو اُس سے حسد ہوجاتا ہے جلن ہوجاتی ہے ٹھیک ہے وہ بڑھ رہا ہے آپ کا جی چاہ رہا ہے آپ اللہ سے مانگ لیں جیسا اِسے کیا ہے ویسا مجھے بھی کردے یہ کہنے کی اجازت ہے یہ منع نہیں ہے۔ اللہ نے دیا ہے اُسے آپ کو بھی دے دیں گے اللہ اَور شاید اُس سے بھی بڑا کردے۔ اگر آپ مخلص ہیں اور اُن سے حسد اور جلن نہیں کرتے اگر دل میں پیدا ہوتا بھی ہے تو اِستغفار کرتے ہیں اور دل پر جبر کر کے اُس کے لیے دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اِس کو تو نے دیا ہے اِسے اَور ترقی دے اور اپنی لیے بھی کہہ دیں اے اللہ مجھے بھی ایسا کردے۔ یہ تو ٹھیک ہے کوئی حرج نہیں یہ کرتے رہیں۔ اگر اخلاص سے کہیں گے تو اللہ آپ کو بھی عطا کردے گا۔ اور محبت بھی قائم رہے گی اور قوت اور مضبوطی بھی قائم رہے گی۔ جب بھی کوئی جماعت نبی علیہ السلام کہیں مہم پر روانہ فرماتے تھے کسی گورنر کو بھیجتے تھے تو بس یہی اہم نصیحت ہوتی تھی جو آپ فرماتے تھے کہ دیکھو اختلاف نہ کرنا آپس میں اختلاف و جھگڑے سے بچنا لَا تَحَاسَدُوْا ہر جمعہ کے خطبے میں یہ سنائی جاتی ہے اِتنی اہم نصیحت ہے یہ کہ ہر میدان میں یہ ہمیں کام دے گی ورنہ ہر میدان میں ہم کمزور ہوں گے۔ جنگ کا میدان ہوگا جہاد کا تو ہم کمزور ہوجائیں گے اگر اِس نصیحت پر عمل نہ کیا، سیاست کا میدان ہوگا تو ہم پس جائیں

گے کمزور ہوجائیں گے مخالف کو ہمیں مارنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی یہ ہم اپنے اُوپر خود ہی مسلط کرلیں گے اپنے کو ہم خود ہی مار رہے ہیں۔ سائنس کا میدان ہے تعلیم کا میدان ہے تبلیغ کا میدان ہے تصنیف کا میدان ہے اگر یہ مصیبت آگئی اَندر تو خیر و برکت ختم۔ اور اگر اِس پر قابو پالیا ہم نے نکال ہی دیا یا نہیں نکلتی تو اِس کا جو تدارک اِسلام میں بتایا گیا ہے اپنا محاسبہ کرتے رہیں اپنے پر جبر کرتے رہیں تو پھر اِنشاء اللہ وہ مقاصد جو ہم چاہتے ہیں ہمیں نصیب ہوجائیں وہ پھر آسانی سے حاصل ہوجائیں گے۔

لیکن اِن حالات میں وہ اعلیٰ مقاصد ہمارے ہاتھ آجائیں یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ہم اِس لائق ہی نہیں ہیں جب ہم اِس لائق ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ دے گا۔ اِس لیے ہم میں بہت خامیاں ہیں بہت کمیاں ہیں اِس وقت اگر ہم اپنے پر تنقیدی نظر ڈالتے رہیں اور اپنا محاسبہ کرتے رہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑی عبادت ہے اور جتنی عبادت ہم کرتے ہیں اُس عبادت میں یہ عمل جان ڈال دے گا وہ عبادت بہت بڑھ جائے گی بہت بابرکت ہوجائے گی۔

ضروری بات :

اِس لیے ضرورت اِس بات کی ہے کہ جو نیک اور مخلص بندے ہیں اللہ کے اُن کی دل سے عزت کریں اور ہر وقت اپنے اُوپر تنقیدی نظر ڈالتے رہیں اپنے آپ سے بدگمان اور بدظن ہوجائیں بس دُوسروں سے بدگمانی چھوڑ دیں۔ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ دیکھو بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ یہ بیڑا غرق کردیتی ہے تباہ کردیتی ہے، خاندانوں میں نفرت، جماعتوں میں نفرت، بازاروں میں نفرت، دُکانوں میں نفرت، ہر جگہ نفرت لہٰذا کوشش کریں کہ ہم اِس سے بچیں۔

آج آخری دِن ہے کل آپ حضرات اپنے اپنے گھروں کو خیر سے تشریف لے جائیں گے اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے لے جائے اور دین کی سب سے خدمت لیتا رہے یہ جو دین پڑھا ہے آپ نے اللہ اِس پر جزائے خیر دے مولانا حسن صاحب نے پڑھایا ہے محنت کرتے ہیں اللہ اِنہیں جزائے خیر دے عافیت میں رکھے صحت عطا فرمائے اور سب ہی سے دین کا کام لے کر قبول فرماتا رہے۔

طلباء کے لیے تصوف کی طرف توجہ اَور مرتبہ احسان کا حصول ضروری ہے :

ایک بات یہ کرنی ہے کہ آپ حضرات جتنے بھی ہیں کتابوں پر تو ہم محنت کرتے ہیں، پڑھتے ہیں چھ

چھ سات سات سال لگا کر دورہ کرتے ہیں لیکن علوم نبوی کا ایک حصہ ایسا ہے ہم اُس کو چھوتے بھی نہیں یا صرف چھو لیتے ہیں، بس اُس سے زیادہ نہیں۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے جو علوم ہیں اُن میں ایک علم ہے جسے کہتے ہیں ''تصوف'' اِس کی تعلیم حدیث میں آتی ہے جبرئیل علیہ السلام نے سوال کیا نبی علیہ السلام سے فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ مجھے احسان کے بارے میں بتائیے ''احسان'' کیا ہے؟ اَب احسان اُردو میں بھی پشتو میں بھی فارسی میں بھی عربی میں بھی بولتے ہیں اِس کا مطلب ہے احسان کرنا عام معنی تو یہی ہے یہ تو سب کو پتا ہے۔

''احسان'' کا مطلب :

اِس سے بالکل الگ ایک مطلب نبی علیہ السلام نے بتلایا فرمایا اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ کہ تو اللہ کی عبادت کرے ایسے گویا کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے ''گویا کہ'' سچ مچ نہیں کیونکہ سچ مچ تو اللہ کو دیکھ ہی نہیں سکتا کوئی نہ سن سکتا ہے نہ دیکھ سکتا ہے نہ چکھ سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے۔

گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے تو یہ مراقبہ بتادیا فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ اگر اِس درجے کا مراقبہ تجھے نہیں ہوتا تجھ سے تو اُس سے کم درجے کا مراقبہ یہ ہے کہ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اللہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ یہاں نہیں فرمایا کہ گویا کہ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے، وہ تو یہ ہوگیا کہ دیکھ تو نہیں رہا فرض کرلو اللہ دیکھ رہا ہے۔ لیکن چونکہ اللہ دیکھ رہا ہے حقیقتاً یہاں فرمایا اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اِن دو میں سے ایک حالت ہونی چاہیے۔ اَب یہ لفظ تو دو ہے مختصر اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ اِس کا اُردو میں مطلب بتائیں گے تو بھی دو لفظ ہیں لیکن اِس پر جب عمل کرنے کے لیے نکلیں گے تو ساری زندگی بھی کم ہے۔

نبی علیہ السلام کی حیات میں مرتبہ احسان کا حصول :

نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی مجلس بابرکت میں یہ اَثر اَور قوت تھی کہ جب کوئی صحابی مرد یا عورت آپ ﷺ کی مجلس میں ایک لمحے کے لیے بھی آتا تھا تو اُس مرتبہ ٔاحسان پر فائز ہوجاتا تھا، کم یا زیادہ یہ اُسے نصیب ہوجاتا تھا ایک جیسا تو نہیں۔ جو احسان کا مرتبہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نصیب تھا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نصیب تھا یا بڑے بڑے صحابہ کو وہ عام صحابی کو نہیں تھا۔ وہ فرق اپنی جگہ لیکن جو بھی اِس کا کم سے کم درجہ ہے وہ اُسے نصیب ہوجاتا تھا صرف صحبت میں بیٹھنے سے، ایک لمحے کی صحبت سے، حتی کہ نابینا آیا اور نبی علیہ السلام کی

صحبت نصیب ہوئی اور چلا گیا۔ سفر میں ملا کون جا رہے ہیں اللہ کے رسول ﷺ جا رہے ہیں اُونٹ پر جاتے ہوئے دیکھ لیا اور ایمان کی حالت میں دیکھ لیا وہ اُدھر تشریف لے گئے اور یہ اُدھر چلا گیا پھر کبھی نہیں ملا لیکن مرتبۂ احسان اِسے نصیب ہوگیا۔ یہ تاثیر اللہ نے نبی علیہ السلام (کی صحبت) میں رکھی تھی۔

جس کی تصوف سے آشنائی نہیں وہ کیا رائے دے سکتا ہے :

اَب یہ لوگ کہتے ہیں اعتراض کرتے ہیں تصوف پر مودودی وغیرہ یہ سب اِنہیں کیا پتہ کہ یہ کیا چیز ہوتی ہے۔ ایک ہنڈیا چکھ کر اِنسان تنقید کرے پھر تو بات ہے کہ ہاں جی یہ کڑوی ہے مان لو چکھی ہے اِس کا نمک زیادہ ہے یا نہیں مگر کیا یہ چکھنے کے بغیر پتہ چل سکتی ہے؟ تو اسراریت اَور مودودیت کو نصیب ہی نہیں ہے چکھنا تو رائے کیسے دے سکتے ہیں؟ اِنہیں تو رائے دینے ہی کا حق نہیں ہے تصوف اور سلوک صحیح ہے یا نہیں ہے ہونا چاہیے یا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ تو تب ہوگا جب چکھے اِنسان، چکھنے کے بعد کہتا ہے کہ ہاں یہ صحیح ہے یہ غلط ہے۔

نبی علیہ السلام کے بعد بہت ریاضت کی ضرورت ہے :

صحابہ بتلاتے ہیں کہ نبی علیہ الصلٰوۃ والسلام جس دن مدینہ منورہ میں ہجرت کر کے تشریف لائے تو اُس دن مدینہ منورہ کے دَرو دیوار روشن ہوگئے تھے۔ ہر جگہ سے روشنی پھوٹ رہی تھی اور جس دن نبی علیہ السلام کی وفات ہوئی اور ہم نے قبر میں اُتارا اُس کے بعد ہم نے دیکھا کہ مدینہ کے دَرو دِیوار تاریک ہوگئے تھے یہ بتلاتے ہیں صحابہ حالانکہ اَبھی کوئی لمبے دَور کا فرق نہیں ہوا وہی دَور ہے چند منٹوں کا فرق ہے اِن چند منٹوں کے فرق سے دَرو دِیوار پر بھی یہ اَثرات محسوس کیے صحابہ نے۔ اَور اَب تو چودہ سو سال گر چکے ہیں اور یہ مودودیت اور اسراریت یہ سمجھتی ہے کہ وہی چیز حاصل ہو جائے گی مرتبۂ احسان والی بغیر اِن چیزوں کو حاصل کیے، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ نبوت کا جو چراغ ہے وہ دُور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ لہٰذا اُس سے فیض حاصل کرنے کے لیے جدوجہد زیادہ کرنی پڑے گی۔ جتنی دُوری ہوگی جدوجہد اُتنی کرنی پڑے گی۔

لہٰذا اِس پر بھی غور کریں ہمارے اسلاف پہلے پڑھتے بھی تھے اَور اِس پر بھی محنت کرتے تھے لیکن سوچ سمجھ کر متبعِ سنت شیخ سے تعلق قائم کریں جوش میں آکر جذبے میں آکر کسی سے بیعت نہ کرنا۔ بعد میں کہتے ہیں کہ مناسبت نہیں ہوئی وہ تو یہ ہے وہ تو وہ ہے، بعد میں سوچتے ہیں یہ پہلے سوچیں اخلاص کے ساتھ اللہ سے مدد مانگیں اے اللہ جو تیرے علم میں تیرا نیک بندہ ہو اُس طرف میری رہنمائی کر جس سے مجھے یہ نعمت حاصل ہو

یہ علوم حاصل ہوں۔ اخلاص سے جب مانگیں گے اللہ سے تو پھر اللہ تعالیٰ مہربانی کریں گے رہنمائی فرمائیں گے۔ ایسے بندے اللہ نے رکھے ہیں ہر دور میں، اچھے برے ہر دور میں ہوتے ہیں۔

فرصت کو غنیمت جانیں، ریاضت ومحنت کریں :

وقت ضائع نہ کریں یہ فرصت پھر بعد میں آپ کو نصیب نہیں ہوگی۔ اِس دور میں آپ محنت کر سکتے ہیں۔ کوئی معمول ہوگا تو اُس پر عمل کر سکتے ہیں پھر بعد میں نہیں کر سکتے ہیں فارغ ہوگئے پھر شادی ہوگئی پھر بچے ہوگئے پھر تو آپ کو ہلدی اور نمک اَور مرچ اور دالوں کی قیمتوں سے ہی فرصت نہیں ملے گی اِسی میں زندگی گزر جائے گی۔ اور جوں جوں وقت گزرے گا مصروفیت بڑھتی چلی جائے گی۔ تو اِس لیے بھائی اِس دور کو غنیمت جانیں ذرا سوچیں کہ کتنا بڑا احسان ہے آپ پر اللہ کا کہ صرف دین سیکھنے کی برکت کا نتیجہ ہے آپ دین کے لیے نکلے ہیں آپ کو آٹا گوندھنا نہیں پڑتا آٹا چھاننا نہیں پڑتا دال صاف کرنی نہیں پڑتی دال دھونی نہیں پڑتی سبزی کاٹنی نہیں پڑ رہی تنور پر روٹی لگانی نہیں پڑ رہی سالن نہیں پکایا جا رہا ہے خود بخود اللہ نے خادم مقرر کر رکھے ہیں۔ آپ پڑھ رہے ہیں اَور وہ خادم آپ کے لیے کھانا تیار کرتے ہیں اور کھانا تیار ہوتا ہے آپ پڑھ کے فارغ ہوتے ہیں تو اعلان ہوتا ہے کھانا کھالیں کیا یہ معمولی احسان ہے اللہ کا کہ کچھ بھی کرنا نہیں پڑ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ انتظام کر رہے ہیں آپ کے لیے، ہم نہیں کر رہے ہم میں سے کوئی نہیں کر رہا نہ کر سکتا ہے بس کی بات ہی نہیں ہے یہ اللہ کر رہا ہے اللہ کرا رہا ہے ہمیں بھی وہی کھلا رہا ہے آپ کو بھی وہی کھلا رہا ہے اَور وہ اِس دین کے صدقہ میں کھلا رہا ہے۔ اس دین کی برکت ہے ورنہ بھائی ہماری حیثیت کیا ہے کوڑی کی بھی حیثیت نہیں، یہ تو اللہ کی بس مہربانی ہے کہ دین کے نام پر اُس نے لاج رکھی ہوئی ہے اور آگے کو بھی رکھے اور خاتمہ ایمان پر کر دے اور آخرت میں ہمارے گناہوں پر پردہ ہی ڈالے۔

یہ وقت بہت غنیمت ہے آپ کا، اِسے ضائع نہ کریں اور سیکھیں جس سے بیعت ہیں اُن سے کہیں کہ مجھے سکھائیں ہم سیکھنے آئے ہیں اِصرار کریں پیچھے پڑیں کہ میں نے یہ علوم سیکھنے ہیں یہ حاصل کرنے ہیں پھر اس کی برکات دیکھیں آپ۔ نبی سکھاتے تھے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ یہ وَيُزَكِّيهِمْ کیا ہے تزکیہ کیا ہے؟ اُنہیں کتاب سکھاتے تھے اُنہیں حکمت سکھاتے تھے حکمت میں سیاست بھی آگئی اور وَيُزَكِّيهِمْ . قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى جس نے اپنا تزکیہ کرلیا وہ کامیاب ہوگیا وہ فلاح پاگیا تو اِس لیے اِس

طرف بھی لگنا چاہیے اِس طرف بھی محنت کریں۔اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری ہر معاملے میں دستگیری فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

شب وروز کے کچھ معمولات :

اَور کچھ شروع مہینے میں ہم نے اعمال بتائے تھے اگر اُس طرف بھی توجہ رکھیں معمول میں رکھیں تو ہمیں بھی ثواب ملتا رہے گا۔سورۂ یٰسین شریف پڑھا کریں سورۂ کہف پڑھا کریں ہر جمعہ کے روز، فتنے کا دور ہے بہت خطرناک اللہ تعالیٰ گمراہی سے بچائے فتنے سے بچائے اِس نیت سے سورۂ کہف پڑھا کریں ہر جمعہ کو۔سورۂ فتح پڑھیں ظہر کے بعد،عصر کے بعد عَمَّ یَتَسَآءَ لُوْنَ کا بھی آتا ہے وہ بھی پڑھ لیا کریں،مغرب بعد سورۂ واقعہ اور سورۂ مزمل پڑھ لیا کریں،سوتے وقت سورۂ ملک اور الم سجدہ (پارہ ۲۱) پڑھ لیا کریں۔یہ ایسے اعمال ہیں جو آپ کو کوئی بھی منع نہیں کرے گا آپ کا تعلق خواہ کسی بھی شیخ سے ہو کیونکہ یہ نبی علیہ السلام کے فرمودات ہیں۔نبی علیہ السلام کے فرامین ہر آدمی ہر حال میں کرسکتا ہے اَور جو اِن کی برکت ہوگی وہ کسی اور چیز کی نہیں ہوگی۔تو یہ سکہ بند اعمال ہیں قرآنی اعمال ہیں نبی علیہ السلام کے فرمودات ہیں تو اِنہیں کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین۔

بقیہ : تربیتِ اَولاد

بچہ کے کان میں اَذان وتکبیر کہنے کی حکمت :

بعض اہل لطائف نے لکھا ہے کہ مولود (پیدا ہونے والے بچے) کے کان میں جو اَذان کہی جاتی ہے اِس میں ایک نکتہ ہے اُس میں اِس بات کی طرف اِشارہ ہے کہ اِس کو سنا رہے ہیں کہ اذان وتکبیر ہوگئی ہے اَب جنازہ کی نماز کے منتظر رہو۔اور یہ بھی حکمت ہے کہ اَذان وتکبیر میں اللہ کا نام ہے تو شروع ہی سے اُس کے کان میں اللہ کا نام اِس لیے لیا جاتا ہے کہ ایمان کی استعداد قوی ہوجائے اور شیطان اِس سے دُور ہوجائے۔اور دونوں حکمتوں میں گویا اِشارہ ہے اِس طرف کہ دُنیا میں غافل ہو کر نہ رہنا۔(جاری ہے) ✿ ✿ ✿

گلدستۂ اَحادیث

﴿ حضرت مولانا نعیم الدین صاحب، اُستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور ﴾

عودِ ہندی میں سات بیماریوں سے شفاء ہے :

عَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِھٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِھٰذَا الْعُوْدِ الْھِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَةَ اَشْفِیَةٍ مِنْھَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ.

(بخاری ومسلم بحوالہ مشکوٰة ۳۸۷)

حضرت اُمِ قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا : تم اپنے بچوں کے گلے آنے کا علاج اِس طرح گلے دبا کر کیوں کرتی ہو؟ تمہیں اِن کا علاج عودِ ہندی (قُسط بحری) سے کرنا چاہیے کیونکہ عودِ ہندی میں سات بیماریوں سے شفاء ہے جن میں سے ایک نمونیہ ہے۔ عُذْرَهْ (گلے آنے) کی صورت میں تو '' سُعُوطْ '' کیا جائے (یعنی گلوں کی تکلیف دُور کرنے کے لیے عودِ ہندی کو پانی میں گھول کر ناک میں ٹپکا دیا جائے) اور نمونیہ کی صورت میں لَدُوْدْ کیا جائے (یعنی عودِ ہندی کو پانی میں گھول کر باچھ کی طرف سے منہ میں ٹپکایا جائے)۔

حضرت اَبوذر رضی اللہ عنہ کو سات باتوں کا حکم :

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنِیْ خَلِیْلِیْ بِسَبْعٍ ، اَمَرَنِیْ بِحُبِّ الْمَسَاکِیْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْھُمْ ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنِیْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقِیْ ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اَسْئَلَ اَحَدًا شَیْئًا ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اَخَافَ فِی اللّٰہِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اُکْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھُنَّ مِنْ کَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. (مسند احمد بحوالہ مشکوٰة ص ۴۴۹)

حضرت ابوذر غِفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل (حضرت محمد ﷺ) نے سات باتوں کا حکم دیا ہے چنانچہ آپ نے مجھے ایک حکم تو یہ دیا کہ میں مساکین سے محبت کروں اور اُن سے قربت رکھوں، دُوسرا حکم یہ دیا کہ میں اُس شخص کی طرف دیکھوں جو (دُنیاوی اعتبار سے) مجھ سے کمتر ہے اَور اُس کی طرف نہ دیکھوں جو (مال وجاہ میں) مجھ سے بڑھ کر ہے، تیسرا حکم یہ دیا کہ میں رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا رہوں اگرچہ رشتہ دار قرابت داری کو ختم کیوں نہ کریں، چوتھا حکم یہ دیا کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں، پانچواں حکم یہ دیا کہ میں (ہر حال میں) حق اَور سچ کہوں اگرچہ وہ کڑوا ہی کیوں نہ ہو، چھٹا حکم یہ دیا کہ میں اللہ (کے دین) کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں، ساتواں حکم یہ دیا کہ میں کثرت کے ساتھ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کروں کیونکہ یہ کلمات اُس خزانے کے ہیں جو عرشِ الٰہی کے نیچے ہے۔

ہر نبی کو سات مخصوص لوگ عطا کیے جاتے تھے :

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَ اُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ، قُلْنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ اَنَا وَابْنَا یَ وَ جَعْفَرٌ وَ حَمْزَةُ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ بِلَالٌ وَّ سَلْمَانُ وَّ عَمَّارٌ وَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّ اَبُوْ ذَرٍّ وَّ الْمِقْدَادُ. (ترمذی بحوالہ مشکوۃ ص ۵۸۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ہر نبی کو سات مخصوص و برگزیدہ ترین اَور (ہر حال میں اُس نبی کی) نگہبانی اَور حفاظت کرنے والے لوگ عطا کیے جاتے تھے لیکن مجھے ایسے چودہ لوگ (یعنی دو چند) عطا کیے گئے ہیں، (راوی کہتے ہیں کہ) ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ کون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ایک تو میں اَور میرے دونوں بیٹے (حسنؓ اَور حسینؓ) ہیں، چوتھے جعفر (بن ابی طالب) ہیں، پانچویں حمزہ (بن عبدالمطلب) ہیں، چھٹے ابوبکر ہیں، ساتویں عمر ہیں، آٹھویں مصعب بن عمیر ہیں، نویں بلال (حبشی) ہیں، دسویں سلمان (فارسی) ہیں،

گیارہویں عمار ہیں ، بارہویں عبداللہ بن مسعود ہیں ، تیرہویں ابوذر ہیں ، چودھویں مقداد (بن الاسود) ہیں، رضی اللہ عنھم ۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر غائبانہ ایمان رکھنے والوں کے لیے سات بار مبارکبادی ہے :

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَ طُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ یَرَنِیْ وَآمَنَ بِیْ. (مسند احمد بحوالہ مشکوۃ ص ۵۸۴)

حضرت اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا : مبارکبادی ہے اُس شخص کے لیے جس نے مجھے دیکھا (اَور ایمان لایا) اَور سات بار مبارکبادی ہے اُس شخص کے لیے جس نے مجھے نہیں دیکھا اَور پھر بھی مجھ پر ایمان لایا۔

ف : اِس حدیثِ پاک سے اُن اُمتیوں کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جو آنحضرت ﷺ کی نبوت ورسالت پر غائبانہ ایمان رکھتے ہیں یعنی انہوں نے آپ کو دیکھا بھی نہیں پھر بھی آپ پر ایمان رکھتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے اِس سے علی الاطلاق فضیلت ثابت نہیں ہوتی ۔

اَور آپ ﷺ نے جو ایسے لوگوں کو سات بار مبارکبادی کی خبر دی ہے اِس سے مراد بھی تکثیر ہے تحدید نہیں مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے لیے بہت بہت مبارکبادی ہے۔

۞ ۞ ۞

قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ ارسال کیا جا رہا ہے لیکن عرصہ سے اُن کے واجبات موصول نہیں ہوئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ انوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی ادارہ سے وابستہ ہے اس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا چندہ بھی ارسال فرمادیں اور دیگر احباب کو بھی اس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اس سے ادارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے۔ (ادارہ)

قسط : ۱

چار رَوز اُندلس میں

﴿ حضرت مولانا ضیاء الحُسن صاحب طیّب ، برمنگھم، فاضل جامعہ مدنیہ لاہور ﴾

✿ ✿ ✿

ہم پانچ احباب پر مشتمل قافلہ جس میں مخدوم ڈاکٹر اختر الزمان صاحب غوری، مولانا محمد قاسم صاحب، مولانا آفتاب احمد صاحب، ڈاکٹر محفوظ الرحمٰن صاحب اور راقم الحروف ضیاء الحسن طیب شامل تھے۔ My Travel کی فلائٹ سے دو بجے دِن اسپین کے شہر Malaga کے لیے روانہ ہوئے۔ برمنگھم ائیر پورٹ سے مالگا کا سفر اَڑھائی گھنٹے کا ہے۔

جہاز میں عملے کے اَرکان کے علاوہ 180 کے قریب مسافروں کے بیٹھنے کی گنجائش تھی تمام نشستیں فل تھیں، میں نے جہاز میں نظر اُٹھا کر دیکھا تو ہم پانچ اور ایک پاکستانی جوڑے کے علاوہ تمام انگریز اَور وائٹ (white) مسافر سوار تھے جس میں ہم ایشائی اور یورپی لوگوں کے درمیان سیر و سیاحت کے تناسب کا اَندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں۔ اِس بارے میں دوستوں کا کہنا یہ تھا کہ ہمارے ایشیائی لوگوں کا دھیان اور رُجحان مکانات کی تعمیر اور پلاٹوں کی خرید و فروخت کی طرف ہے سیر و سیاحت سے اِنہیں کوئی دلچسپی نہیں۔

مخدوم جناب غوری صاحب جو ماشاء اللہ تجربہ کار اور منجھے ہوئے طبیب ہیں اُنہوں نے بڑے پتے کی بات کہی، اُن کا کہنا تھا ہمارے لوگوں میں ڈپریشن کی بڑھتی ہوئی بیماری کی بنیادی وجہ ہی یہی ہے کہ ہم لوگ سیر کے لیے وقت نہیں نکالتے جو صحت کے لیے اَز حد ضروری ہے اگر ہم کچھ وقت اِس کے لیے نکالیں تو اِس بیماری سے کافی حد تک چھٹکارا پایا جا سکتا ہے۔

ٹورِسٹ مسافروں کو لے جانے والی فلائٹوں میں عام جہازوں کی طرح آؤ بھگت نہیں ہوتی بلکہ ایسے ہی ہے جیسے آپ ٹکٹ لے کر بس میں بیٹھ جائیں، چائے پانی کی اگر کسی مسافر کو خواہش ہو تو وہ جہاز کے اَندر سے خرید سکتا ہے، بس ایک یہی سہولت ہے جو ائیر لائن والے دیتے ہیں۔

ہم لوگ گھر سے سینڈ وِچ اَور کباب وغیرہ بنا کر لائے تھے جس سے لطف اَندوز ہوئے، دورانِ سفر ایسی چیزوں کا مزہ کچھ اَور ہی ہوتا تھا۔

دو گھنٹے تیس منٹ کے قریب ائیر ہوسٹس نے اعلان کیا کہ خواتین و حضرات ہم تھوڑی ہی دیر میں مالگا (Malaga) کے انٹرنیشنل ائیر پورٹ پر اُترنے والے ہیں اِس وقت یہاں کا درجہ حرارت 28 ڈگری ہے ہم جب برمنگھم سے چلے تھے تو وہاں سردی تھی اور درجہ حرارت 15 ڈگری کے قریب تھا۔ برطانیہ میں چونکہ زیادہ عرصہ موسم سرد رہتا ہے جس سے لوگ اُکتا کر گرم موسم کی تلاش میں دُوسرے ملکوں کا رُخ کرتے ہیں۔ مالگا کا موسم قدرے گرم تھا مگر ٹھنڈی ہوا نے موسم کو خوشگوار بنا دیا تھا۔ سب ہی مسافروں نے اِس پر بے حد خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

پورے اَڑھائی گھنٹے کے سفر کے بعد ہمارا جہاز مالگا کے ہوائی اَڈے پر اُتر گیا ہماری گھڑیاں اُس وقت دو پہر کے ساڑھے چار بجا رہی تھیں جبکہ مقامی گھڑیوں پر سہ پہر کے ساڑھے پانچ بج رہے تھے برطانیہ اور اسپین کے وقت میں ایک گھنٹے کا فرق ہے۔

مالگا کا ائیر پورٹ ایک وسیع اور خوبصورت ائیر پورٹ ہے۔ راہداریوں پر اسپین کے تاریخی مقامات کی بڑی بڑی تصاویر آویزاں کر دی گئیں ہیں جس نے ائیر پورٹ کی خوب صورتی میں مزید اضافہ کر دیا ہے ائیر پورٹ کی قریبی سڑکوں پر کھجور کے درخت بھی بڑی تعداد میں لگے نظر آئے جو مسلمان اور عرب دورِ حکومت کی یاد دلاتے ہیں۔

یورپین ممالک نے چونکہ اپنے شہریوں کی سہولت کے لیے ویزہ کی پابندیاں ختم کر دی ہیں جس کی وجہ سے اُن کو ائیر پورٹ پر لمبی لمبی قطاروں اِمیگریشن حکام کے اُلٹے سیدھے سوالوں کا جواب نہیں دینا پڑتا، کاونٹر پر اپنا پاسپورٹ دکھائیں اور ائیر پورٹ سے باہر نکل جائیں۔ شکل و صورت سے یورپین اور برٹش لگنے والے کئی مسافروں کے وہ پاسپورٹ بھی نہیں دیکھتے ہاں ہماری طرح کے گلابی اور قانونی طور پر برٹش بننے والے لوگوں کے پاسپورٹ وہ ایک نظر دیکھ لیتے ہیں۔ کاش یہ سہولتیں اور آسانیاں ہمارے ایشائی اور اسلامی ملکوں کے مسافروں کو بھی حاصل ہوتیں تاکہ وہ بھی سکھ کا سانس لے سکیں، ہمارے ایسے نصیب کہاں؟

سفر کی وجہ سے ہم نمازِ جمعہ اَدا نہیں کر سکتے تھے لہٰذا جہاز سے اُترتے ہی ہم سب نے پہلے وضو کر کے ظہر کی نماز اَدا کی۔ ہمارا قیام مالگا میں نہیں تھا بلکہ ہمیں سفر جاری رکھنا تھا اور رات ہمیں قرطبہ پہنچنا تھا جو مالگا سے 170 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے ہمیں چار نائٹ کا جو پیکج ملا تھا اُس میں Car Self Drive شامل تھی جو

ہمیں ائیر پورٹ سے حاصل کرنا تھی ، کار ینٹ والا آفس ائیر پورٹ کی نچلی منزل پر واقع ہے وہاں کئی مسافر قطار بنائے گاڑیوں کے حصول کی خاطر موجود تھے ہم نے بھی اپنی باری پر کاغذات دکھا کر وہاں سے گاڑی کی چابیاں حاصل کیں جو گاڑی ہمیں دی گئی وہ بالکل نئی تھی اُس کا کلاک صرف 160 کلومیٹر شو کر رہا تھا نئی چیز کا اپنا ہی مزہ ہے عربی کا مقولہ ہے کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ ہر نئی چیز مزے دار ہوتی ہے۔

اسپین میں ڈرائیونگ دائیں ہاتھ اور اسٹرینگ بائیں ہاتھ سے جبکہ برطانیہ میں اِس کے برعکس جو ہمارے لیے ایک مسئلہ تھا مگر اِس مسئلہ کو ہمارے قافلے کے امیر جناب مولوی آفتاب احمد صاحب نے کمال مہارت سے آسان کر دیا اُنہوں نے کسی بھی موقع پر یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ برطانیہ میں گاڑی چلا رہے ہیں یا اسپین میں۔

مالگا ائیر پورٹ سے نکل کر ہم جونہی شہر کی طرف بڑھے تو ایک لمحے ہمیں ایسا محسوس ہوا جیسے ہم اپنے ہی ملک میں داخل ہو گئے ہوں ، دیارِ غیر میں اجنبیت کا عموماً جو احساس ہوتا ہے وہ بالکل نہیں تھا جوں جوں ہم آگے بڑھتے جا رہے تھے وُوں وُوں اُنسیت اور اپنائیت کا احساس ہوتا رہا ، پاکستان کی طرح کی کوٹھیاں وہی طرزِ تعمیر وہی طرزِ رہائش دروازوں پر لوہے کے گیٹ اور گیٹ پر سرسبز پھولوں اور پھلوں سے لدی ہوئی بیلیں وہی ماحول کھلا آسمان بھر پور روشنی برطانیہ سے بالکل ہٹ کر ایک الگ تشخص جو مشرقی اور عرب ماحول سے زیادہ قریب ، کچھ ہی فاصلہ طے کرنے کے بعد ہمیں قرطبہ کے سائن ملنا شروع ہو گئے ، شہر کی خوبصورت اور گنجان آبادی ختم ہوئی تو ہمارے سامنے اَب ایک صاف ستھری ہائی وے تھی سڑک کے ساتھ پہاڑوں کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے چائے کی طلب ہوئی تو دوستوں نے رائے دی کہ اِس شاہراہ پر آنے والے کسی ہوٹل پر گاڑی روک کر چائے پی جائے۔ چائے سفر میں ایک ٹانک کا کام دیتی ہے اور سُستی کاہلی کو دُور کر کے آدمی کو تازہ دم کر دیتی ہے۔ کچھ ہی فاصلہ طے کرنے کے بعد ہمیں ایک ریسٹورنٹ نظر آیا ہم نے گاڑی روک دی یہ ایک عرب طرزِ تعمیر کا ریسٹورنٹ تھا کاؤنٹر پر پہنچ کر ہم نے انگلش میں چائے کا مطالبہ کیا تو کاؤنٹر پر موجود دونوں آدمی ہماری بات سمجھنے سے قاصر تھے کہ ہم اُن سے کیا چیز طلب کر رہے ہیں بڑی مشکل سے ہم اُن کو اِشاروں کنایوں میں یہ سمجھا سکے کہ ہم چائے مانگ رہے ہیں ہمیں بڑی حیرت ہوئی کہ وہ

انگریزی زبان کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے، ہمارے ہاں پڑھا لکھا اُسی کو سمجھا جاتا ہے جو انگریزی جانتا ہو۔ میرے خیال میں ایک آزاد قوم اور محکوم قوم میں یہی فرق ہے۔آزاد قومیں اپنی زبان پر فخر کرتی ہیں اور غلام قومیں دُوسری قوموں کی زبان پر فخر اور اپنی زبان سے نفرت کرتی ہیں۔یورپ میں لوگ انگلش جاننے کے باوجود انگلش نہیں بولتے۔خیر چائے پی، چائے کیا تھی لسی کے گلاس تھے پتی کا نام ونشان نہ تھا چائے کی تمنا پوری نہ ہوئی طلب ابھی باقی تھی۔

وہاں سے نکل کر ہم نے اپنے سفر کا دوبارہ آغاز کیا اور منزل کی طرف بڑھنے لگے جس راستے پر ہم سفر کر رہے تھے وہ پہاڑی علاقہ تھا تمام پہاڑوں پر نہایت مہارت اور خوبصورتی کے ساتھ زیتون کے درخت لگا دیے گئے ہیں زیتون کے درخت حدِ نگاہ تک پھیلے ہوئے تھے اُن کو ایسی خوبصورتی اور مہارت کے ساتھ لگایا گیا ہے کہ عقل انسانی دَنگ رہ جاتی ہے۔یہ ایک عجیب وغریب اور ایسا منظر تھا جو ہم نے پہلے کسی ملک میں نہیں دیکھا، ایسے مناظر کا لطف دیکھ کر ہی اُٹھایا جا سکتا ہے۔اُن کو الفاظ کی زبان دینا ممکن نہیں یہ کسی عجوبے سے کم نہیں، پہاڑوں کی چوٹیوں پر زیتون کے درختوں کے جُھنڈ اَور اُن کے دامن میں سورج مکھی کے زرد پودوں کی کاشت ایک عجیب اور دل فریب نظارہ پیش کر رہی تھی۔پورے راستے میں ہمیں زمین کا کوئی حصہ بے کار پڑا نظر نہیں آیا جس طرح عام ملکوں میں ہوتا ہے جو قومیں دُنیا میں عزت و وقار کے ساتھ جینا چاہتی ہوں اُن کے شایانِ شان یہی ہے کہ وہ محنت کریں اَور اپنی مٹی کو سونے میں تبدیل کر دیں تاکہ وہ کسی کے محتاج نہ ہوں بلکہ دُنیا اُن کی محتاج ہو۔

سائے آہستہ آہستہ لمبے ہوتے جا رہے تھے سورج بڑی تیزی کے ساتھ پہاڑوں کی چوٹیوں سے ڈھلتا دیکھ کر ہم نے نمازِ عصر کے لیے اپنی گاڑی ایک پٹرول اسٹیشن پر کھڑی کر دی کیونکہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ عصر کی خصوصی تاکید فرمائی ہے آپ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اُس کا سب کچھ لُٹ گیا اور وہ اکیلا اِس دُنیا میں رہ گیا ہو۔نمازِ عصر کے لیے میں نے آذان دی اِن وادیوں اِن فضاؤں اور ہواؤں نے نہ جانے کتنی صدیوں بعد خدا کی توحید کا اعلان سنا ہوگا۔مولانا محمد قاسم صاحب نے امامت کی سعادت حاصل کی۔اسپین کے سنگلاخ پتھروں پر سجدہ ریز ہو کر جو سرور آیا وہ برطانیہ کے قالینوں پر بھی نہ تھا۔

رات کا اندھیرا چھا جانے کے خوف سے ہم جلدی جلدی قرطبہ پہنچنا چاہتے تھے کیونکہ ابھی ہمیں اپنا

ہوٹل بھی تلاش کرنا تھا قرطبہ شہر کے اَندر داخل ہوتے ہوئے مغرب کا وقت ہوگیا اور رات کا اَندھیرا چھا گیا مگر پورا قرطبہ شہر خوبصورت قمقموں اور برقی روشنیوں سے جگمگا رہا تھا چوکوں اور چوراہوں پر پانی کے فواروں نے اِس شہر کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے تھے ہم کافی کوشش کے باوجود اپنا ہوٹل تلاش کرنے میں ناکام رہے اِس کی بنیادی وجہ زبان کا مسئلہ تھا۔ اسپین میں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے انگریزی زبان بولنا قانوناً جرم ہو ہم جس سے بھی انگریزی میں بات کرنا چاہتے تو وہ اپنی زبان میں ہمیں پتا بتانا شروع کر دیتا اَور ایسے سمجھتا کہ جیسے ہم اُس کی پوری بات سمجھ رہے ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور ہمیں ایک ایسا آدمی ملا جس نے ہمیں چند منٹوں میں ہوٹل کے گیٹ پر اُتار دیا، صورتِ حال ایسی تھی کہ اگر وہ فرشتہ صفت اِنسان ہماری رہنمائی نہ کرتا تو ہمارے لیے ہوٹل تک پہنچنا مشکل ہو جاتا۔ ہمارا ہوٹل شہر کی ایک اُونچی جگہ پر واقع تھا جہاں سے قرطبہ شہر کا بھرپور نظارہ ہوتا تھا یہ فور سٹار صاف ستھرا اَور خوبصور ہوٹل تھا۔

قرطبہ :

قرطبہ اُندلس کے قدیم شہروں میں سے ہے پہلی صدی ہجری میں ہی مسلمانوں نے اُندلس کو فتح کر لیا تھا۔ طارق بن زیاد نے ۹۲ھ/ ۷۲۱ء میں قرطبہ شہر کو فتح کیا۔ مسلمانوں کی اِس شہر پر ۵۳۴ سال تک حکومت قائم رہی۔ مسلمانوں کے دَور میں قرطبہ دُنیا کے ترقی یافتہ شہروں میں شمار ہوتا تھا یہ شہر اِکیس (۲۱) بڑے بڑے محلوں پر مشتمل تھا۔ خلیفہ ہشام کے زمانے (۳۹۹ھ) میں شہر کا سروے کیا گیا تو شہر کے مکانوں کی تعداد اَڑھائی لاکھ اَور دُکانوں کی تعداد اَسی ہزار (۸۰,۰۰۰) سے زائد تھی اَور مسجدوں کی تعداد چار سو نوے (۴۹۰) کے قریب تھی بعد میں یہ تعداد بڑھ کر سولہ سو (۱۶۰۰) تک پہنچ گئی۔

مسلمانوں نے اپنے عہد میں اِس شہر میں عظیم الشان عمارتیں شاندار سڑکیں پُل اور کارخانے اور جدید تمدنی سہولیات قرطبہ کو دیں جس کا دُوسری قومیں تصور بھی نہیں کر سکتیں تھیں۔ علم وفضل کے لحاظ سے بھی قرطبہ اُندلس کا عظیم شہر سمجھا جاتا تھا اِس شہر سے بڑی بڑی قدآور علمی شخصیتیں پیدا ہوئیں جن میں شارح مسلم علامہ قرطبیؒ فلسفہ کے امام علامہ ابن رشد جن کے مجسمے آج قرطبہ میں نصب ہیں اَور لوگ بڑے فخر کے ساتھ اُن کے ساتھ اپنی تصویریں بنواتے ہیں، اِسی طرح علامہ ابن حزمؒ طب اَور سرجری کے ماہر اور سائنسدان ابوالقاسم زہراوی قابل ذکر ہیں۔

اُندلس کے ایک باشندے اہلِ قرطبہ کا حال یوں بیان کرتے ہیں :

''اُن کی خوبی یہ ہے کہ وہ بہترین اور صاف ستھرا لباس پہنتے ہیں دینی احکام کی پوری پابندی کرتے ہیں نمازیں پابندی سے پڑھتے ہیں، تمام اہلِ قرطبہ شہر کی جامع مسجد کی بڑی تعظیم کرتے ہیں، اگر کسی بھی شخص کو کہیں کوئی شراب کا کوئی برتن نظر آجائے تو وہ اُسے بِلا تکلف توڑ ڈالتا ہے وہ ہر طرح کے منکرات سے نفرت کرتے ہیں اَور اُن کا سرمایۂ فخر تین چیزیں ہوتیں ہیں: ایک خاندانی شرافت، دُوسرے سپہ گری اَور تیسرے علم۔''

یہ مسلمانوں کے دَورِ حکومت کی تعریف تھی مگر آج شرافت دینداری جامع مسجد کی عزت منکرات سے نفرت اور شراب کے برتن توڑنا کہیں نظر نہیں آتا بلکہ آج عشق و مستی اور لہو ولعب میں گری ہوئی قوم سڑکوں بازاروں اَور گلی کوچوں میں دوڑتی نظر آتی ہے۔

آج کا قرطبہ شہر بھی ایک جدید اور خوبصورت شہر ہے تمام بوسیدہ اور پرانی عمارتوں کو اُدھیڑ کر نئی اور جدید عمارتیں بنادی گئیں ہیں، پورے شہر میں ہمیں جامع مسجد قرطبہ کے علاقہ کے علاوہ کوئی پرانی عمارت نظر نہیں آئی شہر میں صفائی ستھرائی کا اعلیٰ انتظام ہے ٹریفک کا نظام بھی بہت بہترین ہے۔ پاکستان سے انگلینڈ آنے کے بعد یہاں کا ٹریفک کا نظام بہت اچھا لگتا ہے مگر اسپین جانے کے بعد برطانیہ کا ٹریفک کا نظام پاکستان کی طرح کا لگتا ہے۔ اسپین میں برطانیہ کی طرح کسی جگہ اسپیڈ کیمرے موجود نہیں سڑکوں پر کسی قسم کی رُکاوٹیں نظر نہیں آئیں جو اِس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اسپین کے لوگ ٹریفک قوانین کی پابندی کرتے ہیں جبھی حکومت کو سڑکوں پر اسپیڈ کیمروں اور اسپیڈ بریکر کی ضرورت نہیں پڑی۔ اسپین کے ڈرائیوروں میں چڑ چڑا پن غصہ اور گالی گلوچ بھی کہیں دیکھنے میں نہیں آیا جس طرح یہاں برطانیہ میں نظر آتا ہے۔

ہمارا اسپین کے سفر کا بنیادی مقصد وہاں کے مسلمانوں سے ملاقاتیں کرنا اُن کے حالات کا جائزہ لینا جامع مسجد قرطبہ کی زیارت اور الحمراء کے تاریخی قلعہ کی سیر تھی چنانچہ دُوسرے دِن ہم نے صبح ناشتے کے بعد جامع مسجد قرطبہ جانے کی تیاری کی۔ مسجد قرطبہ ہمارے ہوٹل سے زیادہ دُور نہ تھی مگر پوری معلومات نہ تھیں کہ وہ کہاں اور کتنی دُور واقع ہے ہم نقشے کی مدد سے وہاں پہنچے۔ جامع مسجد قرطبہ کے اِردگرد کا پورا علاقہ سیاحوں کی خصوصی توجہ کا مرکز ہے۔ حکومت اسپین نے مسلمان دورِ حکومت کے خلفاء، وزراء اور مشیروں کی رہائش گاہوں کو

محفوظ کر کے اُن پر ٹکٹ لگا دیا ہے جس سے حکومت کو سالانہ لاکھوں یورو کا فائدہ ہوتا ہے۔

جامع مسجد قرطبہ :

جامع مسجد قرطبہ سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود آج بھی اپنی پوری شان وشوکت اور آب وتاب کے ساتھ کھڑی ہے جو مسلمان انجینئرز کی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے اِس مسجد کا نقشہ دمشق کے ایک ماہرِ فن نے تعمیر کیا تھا اور یہ عظیم الشان مسجد چھ سال میں اَسی ہزار دینار کے خرچ سے تعمیر ہوئی تھی۔

ہم جب مسجد کے مرکزی دروازے سے مسجد کے صحن میں جانے لگے تو ہمیں کہا گیا کہ مسجد کے اندر جانے کے لیے آٹھ یورو کا ٹکٹ درکار ہوگا ہم پانچ احباب چالیس یورو کا ٹکٹ خرید کر بوجھل قدموں اور شکست خوردہ دل کے ساتھ مسجد کے صحن سے جب مسجد کے مین ہال کے اندر داخل ہونے لگے تو دروازے پر موجود سکیورٹی گارڈز نے ہمیں سروں سے ٹوپیاں اُتارنے اور مسجد کے اندر عبادت اور نماز نہ پڑھنے کا حکم سنایا۔ یہ وہی مسجد تھی جس کے میناروں اور دَرو دِیوار سے کئی سو سال تک اللہ کی توحید اور اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی رہیں اور لوگوں کو ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ '' آؤ نماز کے لیے آؤ نماز کے لیے آؤ فلاح کی طرف آؤ کامیابی کی طرف کے نغمے سننے کو ملتے رہے اور ہزاروں نہیں لاکھوں فرزندانِ توحید اللہ کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لیے جوق دَر جوق مسجد کی طرف دیوانہ وَار کھنچے چلے آتے تھے مگر آج کسی کو اِنفرادی طور پر بھی ایک سجدہ کرنے کی اجازت نہیں۔ ہم نے جونہی مسجد کے اندر قدم رکھا تو ہمیں پہلی ہی نظر میں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ہم مسجد نبوی میں داخل ہو گئے ہوں مسجد نبوی سے ملتا جلتا ڈیزائن ستونوں کی لمبی قطاریں اُسی رنگ اور طرز کی محرابیں گنبد نما چھت، مسجد کے کل ستونوں کی تعداد چودہ سو سترہ اور مسجد کا کل رقبہ تینتیس ہزار ایک سو پچاس مربع ہاتھ شمار کیا گیا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد نبوی کا ڈیزائن جامع مسجد قرطبہ ہی سے لیا گیا ہے۔

عیسائیوں نے قرطبہ کو مسلمانوں سے چھیننے کے بعد اِس مسجد کو اور اِسی طرح کی ہزاروں مسجدوں کو چرچوں میں تبدیل کر دیا تھا اور وہاں کے مسلمانوں کو عیسائی مذہب اختیار کرنے کا حکم دیا تھا آج یہ مسجد نہیں بلکہ

چرچ ہے،ہم جونہی آگے بڑھے تو ہمارے دائیں اور بائیں جانب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ کی تصویریں اور مجسمے دیواروں پر کندہ کردیے گئے ہیں مگر مسجد کی دیواروں اور چھتوں پر آج بھی قرآنی آیات اُسی طرح محفوظ ہیں جن کو آج تک مٹایا نہیں جاسکا، مسجد کا محراب اور منبر بھی محفوظ ہے مگر اِس منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ دینے والے موجود نہیں یا موجود تو ہیں مگر اُن کو خدا کی توحید کا اعلان کرنے کی اجازت نہیں بلکہ آج کفرو شرک کے سائے مسجد کے چاروں طرف چھائے ہوئے ہیں۔ مسجد کا تقدس بری طرح پامال کیا جارہا ہے مسجد کی حالتِ زار اُس کی ویرانی اور افسردگی کو دیکھ کر دِل خون کے آنسو روتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے مسجد کے دَرو دِیوار زبانِ حال سے کہہ رہے ہوں کہ مسلمانو! تم کہاں سو گئے ہو ہم اَذان کی آواز اور قرآن کی تلاوت کو ترس گئے ہیں صدیاں بیت گئیں مگر کہیں سے کوئی جواب نہیں آرہا۔ مسلمان ایک اور طارق بن زیاد کہاں سے لائیں جو اُنہیں جامع مسجد قرطبہ میں نماز پڑھنے کی اجازت دِلوا سکے ایسے سپوت مائیں روز روز تو نہیں جنا کرتیں۔

قرطبہ شہر جہاں کبھی کوئی غیر مسلم نہیں ملتا تھا آج وہاں کوئی مسلمان نہیں ملتا، زمانہ بدلتا ہے رنگ کیسے کیسے، جس شہر میں مسجدوں کی تعداد چار سو نوے کے قریب تھی آج اُسی شہر میں صرف چار مساجد رہ گئیں ہیں قرطبہ شہر میں صرف ایک مسجد ہے اور باقی تین مساجد شہر کے مضافات میں واقع ہیں۔

جامع مسجد قرطبہ جو صدیوں تک مسلمانوں کا مرکز اور محور رہی ہے اُسے چرچ میں تبدیل کر کے مسلمانوں پر اِس میں عبادت اور نماز پڑھنے پر پابندی لگادی گئی ہے جو آج تک برقرار ہے جو اُمتِ مسلمہ کے لیے ایک چیلنج ہے جس کا اُنہیں سامنا کرنا چاہیے اور اُس کو واگذار کرانے کے لیے اعلیٰ سطح پر کوششیں کی جانی چاہئیں۔ جامع مسجد قرطبہ کا محراب و منبر اُس کی چھتوں اور دیواروں پر لکھی ہوئی قرآنی آیات اِس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ مسجد ہے اور پوری دُنیا کے سیاح اِسی مسجد کو دیکھنے آتے ہیں چرچ دیکھنے نہیں جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ لوگ اِس کی مسجد کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں۔

جامع مسجد قرطبہ کی زیارت کے بعد ہم مسجد کے عقب میں ایک عرب ریسٹورنٹ جو قرطبہ شہر میں حلال کھانوں کا شاید واحد مرکز ہے دوپہر کا کھانا کھانے گئے تو ریسٹورنٹ کے مالک برادر عبداللہ نے بڑے

پر جوش اَنداز میں ہمارا استقبال کیا، ہمیں بھی دیارِ غیر میں ایک مسلمان سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ اسپین میں کسی مسلمان سے ہماری یہ پہلی ملاقات تھی۔ برادر عبداللہ اسپین ہی کے پرانے رہائشی ہیں وہ جدّی پشتی اسپینش ہیں اِن کے ماشاء اللہ دو بیویوں سے پندرہ عدد خوبصورت بچے ہیں جو ریسٹورنٹ میں کام کرتے ہیں جس کے اِتنے بچے ہوں اُنہیں بھلا ملازم رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان کی دو جواں سال بیٹیاں جو پورا اسکارف کیے ہوئے تھیں ریسٹورنٹ میں اپنے باپ اور بھائیوں کا ہاتھ بٹا رہی تھیں اُنہوں نے عربی کھانوں سے ہماری تواضع کی، کھانا بہت مزے دار تھا تمام احباب کو خوب خوب پسند آیا۔ کھانے کے دام بھی مناسب تھے ہم نے اُن ہی سے قرطبہ کی مساجد کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے ہمیں بتایا کہ قرطبہ میں صرف چار مساجد ہیں۔

ہماری خواہش تھی کہ قرطبہ شہر کی واحد اور اَکلوتی مسجد میں جا کر نماز ادا کی جائے اور وہاں کے مسلمانوں کے حالات جاننے کی کوشش کی جائے چنانچہ ہم نمازِ مغرب کے لیے وہاں گئے کافی تلاش کے بعد ہمیں مسجد ملی جو شہر کے ایک بہت بڑے پارک میں واقع ہے، پارک میں لگے بڑے بڑے درختوں کے جُھنڈ نے دیکھنے والوں کی آنکھوں سے مسجد کو اَوجھل کر دیا ہے کہیں سے بھی یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہاں کسی مسجد کا وجود ہے، وہ شہر جس کے ہر کونے اور ہر محلے میں مسجدیں تھیں آج اُس شہر میں مساجد ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتیں۔ ہم جب مسجد میں داخل ہوئے تو نماز ہو چکی تھی اور چند عرب نوجوان قرآن کی تلاوت میں مصروف تھے۔ قرطبہ شہر کی یہ جامع مسجد ہے جس میں بمشکل ایک سو نمازیوں کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی مسجد کی حالت بھی اچھی نہ تھی، مسجد کے اَندر پڑا ہوا پرانا اور بوسیدہ کارپٹ اُس کی حالت زار کی نشان دہی کر رہا تھا وہ چند نوجوان غنیمت تھے جو مسجد کو آباد کیے ہوئے تھے مسجد کا نام ''مسجد مرابطین'' ہے مسجد کے امام ایک نوجوان مصری عالم ہیں۔ (جاری ہے)

ترانۂ ختمِ نبوت

﴿ پروفیسر محمد بشیر متین صاحب فطرتؔ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائینز لاہور ﴾

ہم ختمِ نبوت کی شمعیں ہر سمت جلاتے جائیں گے
ہر نقشِ ظلمتِ کفر کو یوں ہم بزمِ جہاں سے مٹائیں گے

شیطان کے چیلوں کو ایسے تگنی کا ناچ نچائیں گے
ہم ہر متنبیِ سرکش کو عبرت کا باب بنائیں گے

بوبکرؓ و خالدؓ کے خادم ، تاریخ سلف دوہرائیں گے
آماج گہِ آشوب وفتن کی اینٹ سے اینٹ بجائیں گے

باطل کے سنگین قلعوں کو ہم خاک میں ایسے ملائیں گے
اَبنائے مسیلمہ و اَسود کے ہوش وحواس اُڑ جائیں گے

تکمیل ایوانِ رسالت کی جب ختمِ رُسل سے عبارت ہے
طرّار تجاوز کار بھلا خمیازہ کیوں نہ اُٹھائیں گے

یوں سر بگریباں کر دیں گے ہم فتنہ گرانِ عالَم کو
کردار کے آئینے میں وہ منہ دیکھتے خود شرمائیں گے

برہانِ کتاب و سنت کا ، اِدراک اگر ہم عام کریں
شیطان کی دسیسہ کاری کے سب پیچ وخم کھل جائیں گے
تزویر و دَعاوِی سب اُن کے دراَصل ہیں مکڑی کے جالے
اَفکار و دلائل سے اُن کے ،ہم آئینہ اُن کو دکھائیں گے
ایوانِ نبوت کی عظمت پر ، حرف نہ آنے دیں گے ہم
یوں ختمِ نبوت کا پرچم آفاق میں ہم لہرائیں گے
ہر گوشۂ عالم میں کیا کیا سرگرم ہیں اہلِ حرص و ہوا
ایجنٹ یہود و نصارٰی کے کب تک یوں خیر منائیں گے
فیروزؓ و وحشیؓ کے پیرو، کیوں مست خیال وخواب میں ہیں
طاغوت کے رقصِ بسمل کا نظارہ وہ کب دِکھلائیں گے
ہر ایک مقنع کے رُخ سے ہم نوچیں گے ایک ایک نقاب
بہروپیوں کے ہر رُوپ کا ہم اَحوال تمام سنائیں گے
یہ سبزۂ بیگانہ ہی متین آرائشِ باغ میں حائل ہے
اِن حشو و زَوائد کو آخر کب آپ ٹھکانے لگائیں گے

دینی مسائل

﴿ اِیلاء یعنی بیوی سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھانا ﴾

مسئلہ : جس نے قسم کھالی اَور یوں کہہ دیا کہ خدا کی قسم اَب صحبت نہ کروں گا۔ خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا۔ قسم کھاتا ہوں کہ تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا کسی اَور طرح کہا تو اِس کا حکم یہ ہے کہ اگر اُس نے صحبت نہ کی تو چار مہینے گزرنے پر عورت پر طلاق بائن ہوجائے گی۔ اَب نکاح کیے بغیر میاں بیوی کی طرح نہیں رہ سکتے اَور اگر چار مہینے کے اَندر ہی اَندر اُس نے اپنی قسم توڑ ڈالی اَور صحبت کرلی تو طلاق نہ پڑے گی البتہ قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا ایسی قسم کھانے کو شرع میں ''اِیلاء'' کہتے ہیں۔

مسئلہ : ہمیشہ کے لیے صحبت نہ کرنے کی قسم نہیں کھائی بلکہ فقط چار مہینے کے لیے قسم کھائی اور یوں کہا خدا کی قسم چار مہینے تک تجھ سے صحبت نہ کروں گا تو اِس سے اِیلاء ہوگیا اِس کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے تو طلاق بائن پڑ جائے گی اور اگر چار مہینے سے پہلے صحبت کرلے تو قسم کا کفارہ دے۔

مسئلہ : اگر چار مہینے سے کم کے لیے قسم کھائی تو اِس کا کچھ اعتبار نہیں اِس سے اِیلاء نہ ہوگا، چار مہینے سے ایک دن بھی کم کر کے قسم کھائے تب بھی اِیلاء نہ ہوگا البتہ جتنے دنوں کی قسم کھائی ہے اُتنے دِنوں سے پہلے پہلے صحبت کرے گا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا اَور اگر صحبت نہ کی تو عورت کو طلاق نہ پڑے گی اَور قسم بھی پوری رہے گی۔

مسئلہ : کسی نے فقط چار مہینے کے لیے قسم کھائی پھر اپنی قسم نہیں توڑی اِس لیے چار مہینے کے بعد طلاق پڑ گئی اَور طلاق کے بعد پھر اُسی مرد سے نکاح ہوگیا تو اَب اِس نکاح کے بعد اگر چار مہینے تک صحبت نہ کرے تو کچھ حرج نہیں اَب کچھ نہ ہوگا۔ اَور اگر ہمیشہ کے لیے قسم کھائی جیسے یوں کہہ دیا قسم کھاتا ہوں کہ اَب تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا یوں کہا خدا کی قسم تجھ سے کبھی صحبت نہ کروں گا پھر اپنی قسم نہیں توڑی اور چار مہینے بعد طلاق پڑ گئی اِس کے بعد پھر اُس سے نکاح کرلیا اور نکاح کے بعد پھر چار مہینے تک صحبت نہیں کی تو اَب پھر دُوسری طلاق پڑ گئی۔ اگر تیسری دفعہ پھر اُسی سے نکاح کرلیا تو اُس کا بھی یہی حکم ہے کہ اِس نکاح کے بعد اگر

چار مہینے تک صحبت نہ کرے گا تو تیسری طلاق پڑ جائے گی اور دُوسرا خاوند کیے بغیر اُس سے نکاح بھی نہ ہو سکے گا البتہ اگر دُوسرے یا تیسرے نکاح کے بعد صحبت کر لیتا تو قسم ٹوٹ جاتی اور پھر طلاق نہ پڑتی، ہاں قسم توڑنے کا کفارہ دینا ہوتا۔

تین طلاقیں پوری ہونے کے بعد دُوسرے خاوند سے نکاح کرنے اَور پھر اُس کے طلاق دینے کے بعد دوبارہ پہلے شوہر سے نکاح کرے گی تو اَب ایلاء نہ رہے گا۔

مسئلہ : ہمیشہ کی قسم کھانے بعد چار مہینے گزر گئے اَور عورت کو ایک طلاقِ بائنہ ہوگئی۔ عدت کے بعد عورت نے کسی دُوسرے مرد سے نکاح کر لیا پھر اُس سے طلاق ملنے کے بعد اَور عدت گزارنے کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر لیا تو ایلاء باقی ہے۔

مسئلہ : اگر عورت کو طلاقِ بائن دے دی پھر اُس سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھائی تو اِیلاء نہیں ہوا۔ اَب پھر سے نکاح کرنے کے بعد اگر صحبت نہ کرے تو طلاق نہ پڑے گی لیکن جب صحبت کرے گا تو قسم توڑنے کا کفارہ دینا پڑے گا۔ اگر طلاق رجعی دے دینے کے بعد عدت کے اَندر ایسی قسم کھائی تو اِیلاء ہوگیا۔ اَب اگر رجعت کر لے اور صحبت نہ کرے تو چار مہینے کے بعد طلاق پڑ جائے گی اور اگر صحبت کرے تو قسم کا کفارہ دے۔

مسئلہ : خدا کی قسم نہیں کھائی بلکہ یوں کہا کہ اگر تجھ سے صحبت کروں تو تجھ کو طلاق ہے تب بھی اِیلاء ہوگیا۔ صحبت کرے گا تو اَبھی طلاق پڑ جائے گی اور قسم کا کفارہ اِس صورت میں نہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے کے بعد طلاق بائن پڑ جائے گی۔

مسئلہ : اَور اگر یوں کہا اگر تجھ سے صحبت کروں تو میرے ذمہ ایک حج ہے یا ایک عمرہ ہے یا ایک روزہ ہے یا ہزار روپیہ خیرات ہے یا ایک قربانی ہے یا سو رکعت نماز ہے یعنی ایسی بات جو مشقت والی بھی ہو اور نذر سے لازم بھی ہو جاتی ہو، اِن صورتوں میں بھی ایلاء ہوگیا۔ اگر صحبت کرے گا تو جو بات کہی ہے وہ کرنا ہوگی اَور کفارہ نہ دینا پڑے گا اور اگر صحبت نہ کی تو چار مہینے گزرنے پر طلاق بائن پڑ جائے گی۔

اور اگر کوئی ایسی بات کہی جو مشقت والی نہ ہو اگر چہ لازم ہو جاتی ہو مثلاً یوں کہا اگر میں تم سے صحبت کروں تو میرے ذمہ دو رکعت نماز ہے یا ایک روپیہ خیرات ہے تو اِیلاء نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی ایسی بات کہی جو مشقت والی تو ہو لیکن لازم نہ ہو مثلاً یوں کہا اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو میرے ذمہ ایک ہزار مرتبہ وضو ہے

تو اِس سے بھی اِیلاء نہ ہوگا۔

مسئلہ : اگر شوہر بیوی سے صحبت کرنے سے حقیقتاً عاجز ہو مثلاً دونوں میں سے کوئی ایک مریض ہو یا ایک نابالغ ہو یا شوہر نامرد ہو یا مقطوع الذکر ہو یا عورت کی شرم گاہ میں دخول سے مانع کوئی رسولی ہو یا شوہر بیوی کا مدتِ ایلاء میں ملاپ ممکن نہ ہو مثلاً شوہر ناحق قید میں ہو اَور قید خانہ میں ایسا کوئی موقع نہ ہو کہ بیوی اُس کے پاس چلی جائے اَور شوہر اُس سے صحبت کر سکے یا شوہر دُور کے سفر میں ہو اَور مدتِ ایلاء میں اُس کا واپس پہنچنا ممکن نہ ہو تو اُس وقت اِیلاء سے رجوع کی صورت یہ ہے کہ شوہر زبان سے کہے کہ میں نے بیوی سے رجوع کر لیا یا میں نے اپنے کہے سے رجوع کیا یا میں نے اِیلاء کو باطل کیا۔ اِس طرح کہنے سے مدتِ ایلاء ختم ہونے پر طلاق نہ پڑے گی البتہ پھر صحبت کرے گا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا۔ پھر اگر ایلاء کی مدت میں کسی طرح سے صحبت کرنے پر قدرت ہوگئی تو زبانی رجوع کالعدم ہو جائے گا اور اَب رجوع کے لیے بالفعل صحبت کرنا ہوگی۔

✪ ✪ ✪

خانقاہِ حامدیہ اور رمضان المبارک

﴿ بقلم : محمد عامر اَخلاق، خادم جامعہ مدنیہ جدید ﴾

بحمداللہ رائیونڈ خانقاہِ حامدیہ میں حسبِ معمول گزشتہ برسوں کی طرح اِس برس بھی رمضان المبارک میں ملک و بیرون ملک سے آئے ہوئے سالکانِ طریقت نے مسجد حامد میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب دامت برکاتہم کی معیت میں اعتکاف کیا اَور سلوک واحسان، ریاضت ومجاہدہ میں مشغول و مصروف رہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب دامت برکاتہم کی جانب سے مسترشدین و مریدین کے لیے کچھ اِجتماعی اعمال اَور کچھ حسبِ حال ہر ایک کے لیے اِنفرادی اعمال کی ہدایات تھیں۔

اِس سال حضرت اَقدس سیّدی و مرشدی مولانا سیّد محمود میاں صاحب دامت برکاتہم نے مندرجہ ذیل تین حضرات کو خرقۂ خلافت و دَستار سے نوازا :

۱۔ مولانا محمد عکاشہ بن محمد یوسف صاحب، قصور صوبہ پنجاب (فاضل جامعہ مدنیہ جدید)

۲۔ مولانا محمد فرحان خان بن محمد یوسف خان صاحب، کینیڈا (فاضل جامعہ مدنیہ جدید)

۳۔ مولانا خالد عثمان بن گل محمد صاحب، کرک صوبہ سرحد (فاضل جامعہ مدنیہ جدید)

۲۶ رمضان المبارک بعد نمازِ عصر خانقاہِ حامدیہ میں حضور اَقدس ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت بھی کروائی گئی جو ہم سب کے لیے بہت ہی خوش قسمتی کی بات تھی۔

اللہ تعالیٰ اِن سلاسل طیبہ کے فیوض و برکات کو اَقوامِ عالم میں تا قیامت جاری و ساری فرما کر قبولیت سے نوازے اَور ہمیں اِن مشائخ کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

---

۸ شوال المکرّم / ۲۸ ستمبر سے جامعہ مدنیہ جدید میں نئے تعلیمی سال کے داخلے شروع ہوئے اور کثیر تعداد میں طلباء کی آمد شروع ہوگئی، والحمدللہ۔ (ادارہ)

وفیات

گزشتہ ماہ درج ذیل حضرات وفات پاگئے : کراچی کے حافظ جمال صاحب کے والد حاجی گلزار صاحب، چوہدری سلیم صاحب ثانی کی ہمشیرہ صاحبہ،سیّد دِلاور علی شاہ صاحب کے بہنوی سید آصف صاحب، جامعہ مدنیہ جدید کے اُستاذ الحدیث مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب کے والد صاحب، پرویز ملک صاحب کے چچا، مولانا شاہد ریاض صاحب کے ماموں،مولانا شکیل صاحب کی والدہ صاحبہ، میاں چنوں کے مولانا محمد فیصل عمران صاحب اشرفی کی والدہ صاحبہ اَور محمد فرید خان صاحب کی دادی صاحبہ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے،آمین۔جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہِ حامدیہ میں جملہ مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب کرایا گیا۔اللہ تعالیٰ قبول فرمائے،آمین۔

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) زیرِتعمیر مسجد حامدؒ کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے مجوزہ دَارالاقامہ (ہوسٹل) اور درسگاہیں

(۳) اَساتذہ اورعملہ کے لیے رہائش گاہیں

(۴) کتب خانہ اور کتابیں

(۵) زیرِتعمیر پانی کی ٹنکی کی تکمیل

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اَجر ہے۔

جامعہ مدنیہ جدید و مسجد حامد ؒ

کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجیے

بانیٔ جامعہ حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ نے جامعہ مدنیہ کی وسیع پیمانے پر ترقی کے لیے محمد آباد موضع پاجیاں (رائیونڈ روڈ لاہور نزد چوک تبلیغی جلسہ گاہ) پر برلبِ سڑک جامعہ اور خانقاہ کے لیے تقریباً چوبیس ایکڑ رقبہ ۱۹۸۱ء میں خرید کیا تھا۔ جہاں الحمدللہ تعلیم اور تعمیر دونوں کام بڑے پیمانہ پر جاری ہیں۔ جامعہ اور مسجد کی تکمیل محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی طرف سے توفیق عطاء کیے گئے اہلِ خیر حضرات کی دُعاؤں اور تعاون سے ہوگی۔ اِس مبارک کام میں آپ خود بھی خرچ کیجیے اور اپنے عزیزو اقارب کو بھی ترغیب دیجیے۔ ایک اندازے کے مطابق مسجد میں ایک نمازی کی جگہ پر دس ہزار روپے لاگت آئے گی، حسبِ استطاعت زیادہ سے زیادہ نمازیوں کی جگہ بنوا کر صدقۂ جاریہ کا سامان فرمائیں۔

منجانب

سیّد محمود میاں مہتمم جامعہ مدنیہ جدید و اَراکین اور خدام خانقاہِ حامدیہ

خطوط، عطیات اور چیک بھیجنے کے پتے

1۔ سیّد محمود میاں ''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور

فون نمبر : 35330310 - 42 - 92+ - 35330311 - 42 - 92+

2۔ سیّد محمود میاں ''بیت الحمد'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور

فون نمبر : 37726702 - 42 - 92+ - 37703662 - 42 - 92+

موبائل نمبر 4249301 - 333 - 92+ V فون نمبر : 36152120 - 42 - 92+

جامعہ مدنیہ جدید کا اکاؤنٹ نمبر 0-7915 مسلم کمرشل بینک کریم پارک برانچ (0954) لاہور (آن لائن)

مسجد حامد کا اکاؤنٹ نمبر 1-1046 مسلم کمرشل بینک کریم پارک برانچ (0954) لاہور (آن لائن)